www.KitaboSunnat.com

محمد عطاء اللہ صدیقی☆

اِختلاف قراءت پر مبنی مصحف کی اِشاعت کے خلاف منفی پراپیگنڈہ......حقائق کیا ہیں؟

اِسے فکر وتدبر کی موت کہا جائے، فہم و اِدراک کا قصور یا پھر شیطانی فطرت کے فتور کا نام دیا جائے کہ یکے از سفیہان عروس البلاد (کراچی) کو الہام ہوا ہے (ملہم قادیان کے ہفوات ذہن میں رہیں) کہ خطۂ پنجاب (لاہور) سے 'غالی اہل حدیثوں' کا ایک گروہ قاریوں کے اختلاف والے ۱۶ قرآنی مصاحف شائع کرنے کا پورا منصوبہ بنا چکا ہے جس سے مسلمانوں میں 'سخت تشویش' کے پیدا ہونے کے 'خطرات' پائے جاتے ہیں۔ ماہنامہ 'رُشد' کے جون ۲۰۰۹ء کے شمارے میں جب سے اس ذات شریف نے اس 'خبر' کا مطالعہ کیا ہے 'غیرتِ ایمانی' کا ایک جوار بھاٹا ان کے قلب کو گرمائے جارہا ہے۔ موصوف نے پاکستان کے مسلمانوں کو اس فتنۂ ملہمہ کے متعلق 'باخبر' کرنے کے لیے ہاہا کار کا ایک بازار گرم کررکھا ہے۔ اس ضمن میں موصوف نے کراچی کے ایک مفتی حضرت محمد طاہر مکی صاحب کی فتویٰ ساز فیکٹری سے فرمائشی مال کے طور پر ایک طویل فتویٰ بھی حاصل کیا ہے جس پر ان کے علم وفضل کا چوکھا رنگ چڑھا ہوا ہے۔ قبلہ مفتی صاحب، خدا ان کے 'علم وفضل' کا سایہ اس 'جاہل اُمت' کے سر پر ہمیشہ قائم رکھے۔ (آمین) نے تمام مالہ وما علیہ کا عرق ریزی سے مطالعہ کرنے کے بعد مسلمانوں کو بروقت 'خبردار' کیا ہے کہ مصاحف کی شکل میں اِختلاف قراءت کو شائع کرنے سے منع کرنا ان پر 'واجب' ہے، مفتی صاحب قبلہ نے اپنے فتویٰ میں عوام کو یہ 'خوشخبری' بھی سنائی ہے کہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے حکومت پنجاب نے اختلاف قراءت کے حوالے سے قرآن کے اختلافی مصاحف چھاپنے والوں کے خلاف نوٹس لے لیا ہے۔ وہ ذاتِ شریف جن کی ذاتی کاوشوں کے نتیجے میں دانائے روزگار (اس کی وضاحت آگے آرہی ہے) مفتی محمد طاہر مکی صاحب کے اِلہامی قلم سے مذکورۃ الصدر فتوی کا ظہور عمل میں آیا ہے اور جن کی درخواست پر حکومت پنجاب نے اس معاملے کا 'نوٹس' لینے کی زحمت گوارا کی ہے، ذاکر حسین کے نام نامی سے متہم ہے۔ انہوں نے 'استفادہ عوام' کے لیے (ہمیں حسنِ ظن ہے کہ اپنی جیب سے) ماہنامہ 'رُشد' کا متعلقہ صفحہ ۶۷۸، مفتی صاحب کا طویل فتویٰ، اپنی درخواست (بزبانِ انگریزی) اور حکومت پنجاب کی طرف سے جاری کردہ نوٹس کو شائع کراکے پھیلا دیا ہے۔ ہم اپنے بخت کی سرفرازی پر نازاں ہیں کہ اس عظیم 'تبلیغی لٹریچر' کا مطالعہ کرنے والوں میں ہمارا مرتبہ 'سابقون الاوّلون' میں شمار کیا جائے گا۔

مذکورہ بالا تمہید کے بعد ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ذاکر حسین کی 'شکایت' کی حقیقت سے قارئین کو آگاہ کیا جائے۔ مذکورۃ الصدر فتویٰ، حکومتی نوٹس اور دیگر متعلقہ دستاویزات کے متعلق ناقدانہ تبصرہ بھی ان سطور کا بنیادی موضوع ہے۔ اگر

☆ 'ماہنامہ محدث' کے نامور سکالر، معروف کالم نویس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوسکا تو پردہ نشینوں کے سازشی اَذہان اور اس تحریک خبیثہ کے حقیقی محرکات پر اظہارِ خیال کیا جائے گا۔

ذاکر حسین، جن کا ابھی ذکر ہوا ہے اور جو ہماری گذارشات کے 'ممدوح خاص' ہیں، کراچی میں ناظم آباد میں کہیں گوشۂ نشین ہیں۔ نہیں معلوم کہ ماہنامہ 'رُشد' کا جون ۲۰۰۹ء کا شمارہ ان کے ہاتھ کیسے لگا۔ ممکن ہے کسی پردۂ نشین 'شکاری' نے انہیں غلیل کے طور پر استعمال کیا ہو اور موصوف 'گولہ باری' پر اتر آئے ہوں۔ ان کے تحصیل علم یا علمی مشاغل کا حدود اَربعہ بھی ہمیں معلوم نہیں۔ البتہ مفتی محمد طاہر مکی صاحب کو سائل کے طور پر انہوں نے جو مکتوب تحریر کیا ہے اور پھر زبانِ افرنگ میں انہوں نے جو دو عدد خطوط وفاقی وزیر مذہبی امور اور گورنر پنجاب کو تحریر کئے ہیں، ان سے ان کے مبلغ علم، انگریزی زبان پر قابل رشک 'عبور'، ابلاغی استعداد اور ذوق نشر و اشاعت سے ایک عام قاری 'متاثر' ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ہمارے ممدوح کی انگریزی دانی نے ہمیں خاص طور پر 'متاثر' کیا ہے۔ ہماری مدیرِ 'رُشد' سے گذارش ہے کہ وہ ان کے خطوط کو قارئین کی اطلاع کے لیے شائع کر دیں تا کہ انہیں بخوبی اندازہ ہو جائے کہ اختلافاتِ قرآت پر مبنی مصاحف کی مزعومہ اشاعت پر جن صاحب نے گرفت کی ہے ان کا علمی مقام کس قدر 'بلند' ہے۔

یہاں ہم ذاکر حسین کا 'سوال' لفظ بہ لفظ نقل کرتے ہیں جو انہوں نے مفتی محمد طاہر مکی صاحب کی خدمت میں فتویٰ کے حصول کے لیے اِرسال کیا:

سوال:

''جناب حضرت مفتی محمد طاہر مکّی صاحب، صدر قرآنی مرکز و دار الموطا کراچی و مفتی مدینۃ العلوم اورنگ آباد۔

السلام علیکم ورحمة الله و بركاته، وبعد:

جناب گرامی!

لاہور سے اہلحدیثوں کے ایک اِنتہا پسند گروپ کا ماہنامہ 'رُشد' نکلتا ہے جس نے اپنے جون ۲۰۰۹ء کے شمارے کے صفحہ ۶۷۸ پر لکھا ہے کہ اختلافِ قراءت پر مبنی تین اختلافی قرآنی مصاحف (ورش، قالون اور دوری) پاکستان سے باہر شائع ہو چکے ہیں۔ اب موجودہ قرآن کریم کے علاوہ مزید ۱۶ قاریوں کے اختلافات والے ۱۶ قرآنی مصاحف وہ شائع کردے گا۔ اس طرح کل ۲۰ قرآنی مصاحف ہو جائیں گے (یعنی ان سب میں باہمی اختلافات ہیں۔ کیونکہ اگر ان ۲۰ مصاحف میں آپس میں اختلافات نہ ہوتے تو پھر ان کو علیحدہ علیحدہ مصاحف کی صورت میں چھاپنے کی ضرورت ہی کیوں ہوتی؟)

پوری تاریخ اسلام میں یہ اس زمانہ کی نئی بدعت ہوگی۔ ورنہ خلافتِ راشدہ سے اموی خلافت، عباسی خلافت، عثمانی (ترکی) خلافت میں کبھی ایسا نہیں ہوا اور نہ برصغیر میں کبھی ایسا ہوا۔ حتیٰ کہ کسی غیر مسلم تک کو اس کی جرأت نہیں ہوئی۔ برصغیر میں اب اس غالی اہلحدیث گروپ کی طرف سے یہ پہلی جرأت کی جارہی ہے۔ کیا اس سے عام مسلمانوں کو تشویش نہیں ہوگی؟ اور کیا قرآن کی عظمت میں کمی نہیں آئے گی؟ اور کیا مسیحیوں اور غیر مسلموں کو یہ کہنے کا موقع نہیں ملے گا کہ جس طرح چار انجیلوں میں حضرت مسیح کا پتہ نہیں اسی طرح ان چار یا بیس قرآنوں میں حضرت محمد ﷺ کے اصل قرآن کا کیسے پتہ چلے گا؟ کیا اب ایک خدا، ایک رسول ﷺ، ایک قرآن کا دعویٰ ختم ہوگیا؟

پھر یہ چار یا بیس (۴ یا ۲۰) قرآنی مصاحف کس لئے؟

سائل (ذاکر حسین، کراچی)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوتا ہے کہ ذاکرحسین قبلہ مفتی صاحب کی رگِ نازک اور حساسیت سے بخوبی واقف ہیں۔اسی لیے انہوں نے سوال کی پہلی سطر میں ہی ان کے غیظ وغضب کو بھڑکانے کے لیے 'اہل حدیثوں کے ایک انتہا پسند گروپ' کے الفاظ کا استعمال ضروری خیال کیا۔ایک 'اہل حدیث' اور وہ بھی 'انتہا پسند گروپ'۔ جب ذاکرحسین نے مفتی صاحب کو پہلے ہی ہلے میں یقین دلا دیا کہ سائل اہل حدیثوں کے ایک انتہاپسند گروپ کی تازہ جرأت کے متعلق فتویٰ طلب کرتا ہے تو گویا مفتی صاحب کا کام انہوں نے آسان کردیا۔ایک 'انتہا پسند گروپ' کے متعلق مفتی صاحب اگرفتویٰ صادر نہ فرماتے تو ان کی 'اعتدال پسندی' اور 'ایمانی غیرت' معرضِ خطر میں پڑ جاتی۔مفتی صاحب کے فتویٰ میں ان کا 'جوش ایمانی' شاید اسی 'انتہا پسندی' کے استیصال کے خلاف ٹھاٹھیں مارتا دکھائی دیتا ہے۔ذاکرحسین کی مؤثر اشتعال انگیزی کے اثرات ان کے فتویٰ پر واضح دکھائی دیتے ہیں۔ہمیں مفتی صاحب کی 'وسعت علمی' پر ترس آتا ہے کہ موصوف کو 'اہل حدیثوں کے ایک انتہا پسند گروپ' کے متعلق جاننے کے لیے ذاکرحسین جیسے سائل کی جذباتی اپیل کا زیر بار اِحسان ہونا پڑا۔'محدث' اور جامعہ لاہورالاسلامیہ کو ایک دنیا جانتی ہے۔اسے ایک 'انتہا پسند گروپ' کا نام دینا ایک انتہائی لغو جسارت، دریدہ دہنی اور خبثِ باطن کے اظہار کی مذموم کاوش ہے۔

سائل نے اپنے سوال میں علمی اُسلوب اختیار کرنے کی بجائے فرقہ وارانہ اور مسلکی اختلاف کی جذباتی فضا پیدا کرکے اپنا مطلوبہ جواب حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔

ذاکرحسین نے اپنے سوال میں حقائق کو مسخ کرکے پیش کیا ہے۔ ماہنامہ 'رشد' کے جون کے شمارے میں صفحہ نمبر ۶۷۸ پر کہیں بھی مذکور نہیں ہے کہ یہ ادارہ ''اب موجودہ قرآن کریم کے علاوہ مزید ۱۶ قاریوں کے اختلافات والے ۱۶ قرآنی مصاحف شائع کرے گا۔'' ذاکرحسین کا یہ جملہ تلبیس کوشی، ژاژ خائی اور دروغ بافی کی قابل نفرت مثال پیش کرتا ہے، یہ بات صریحاً جھوٹ پر مبنی اور بے بنیاد ہے۔'رُشد' کے صفحہ ۶۷۸ پر جو کچھ شائع ہوا ہے اور اس کو جس انداز میں ان صاحب نے پیش کیا ہے، ان دونوں میں بُعد المشرقین ہے۔ یہ فرض نہیں کیا جاسکتا کہ ذاکرحسین شائع شدہ مواد کو سمجھنے سے قاصر رہا ہے، کیونکہ اس میں کسی طرح کا بھی ابہام، اغلاق یا پیچیدگی نہیں ہے۔ جو کچھ لکھا گیا ہے اس کا مفہوم روزِ روشن کی طرح واضح ہے۔ایک اوسط فہم کا مالک انسان بھی اسے بہت آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔اگر ذاکرحسین اس کو بالفرض نہ سمجھ سکا تو ایسے گیدی خر کو کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ کسی مفتی صاحب کے درِعلمی پر دستک دیتا اور فتویٰ کی خیرات طلب کرتا پھرے۔ایسے مجہول کا اصل مقام تو کسی آہن گر کی خراد ہوسکتی ہے، کسی دارالافتاء کا طواف اس سے بعید ہے۔

ذاکرحسین نے اپنے سوال میں وضاحتاً بتایا ہے ''اگر ان ۲۰ مصاحف میں آپس میں اختلافات نہ ہوتے تو پھر ان کو علیحدہ علیحدہ مصاحف کی صورت میں چھاپنے کی ضرورت ہی کیوں آتی؟'' نجانے موصوف نے یہ سوال داغنے کی ضرورت کیوں محسوس کی؟ آخر کس کافر نے انکار کیا ہے کہ یہ 'اختلافات' نہیں ہیں؟ جو اصل بات مفتی صاحب سے پوچھنے کی تھی وہ یہ تھی کہ یہ 'اختلافات' کس نوعیت کے ہیں اور ان 'اختلافات' کے قرآن مجید کے متن اور معانی پر کیونکر اثرات مرتب ہوئے ہیں؟

ان سوالات کے سیر حاصل جوابات 'رشد' کے مضامین میں جابجا پڑھنے کو ملتے ہیں۔اس رسالے کے صفحہ نمبر ۶۷۸

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو معترض نے بھی ضرور ان کو دیکھا ہوگا۔ اُسے چاہیے تھا کہ اپنے سوال میں ان نکات کو بھی پیش کرتا۔ مگر وہ ایسا کیوں کرتا؟ جب ایک شخص شروع سے ہی بدنیت ہو، اُس سے ایسے انصاف کی توقع کیونکر کی جاسکتی ہے؟ اس نے مفتی صاحب سے سوال اس نیت سے تھوڑا پوچھا تھا کہ اسے انشراحِ صدر مطلوب تھا، وہ تو اس فتویٰ کو اپنی پراپیگنڈہ فیکٹری میں آتش گیر مادے کے طور پر استعمال کرنا چاہتا تھا۔

اس 'سوئے ظن' کے متعدد قرائن پیش کئے جاسکتے ہیں۔ اس سائل کے خبث باطن کو بھانپنا کوئی مشکل امر نہیں ہے یہ تو سر بازار اس کی رسوائی کا تماشا پیش کررہا ہے۔

سائل ذاکر حسین (غلیل) سوال کے دوسرے حصے میں مورخ بن کر سامنے آئے ہیں۔ وہ مذکورہ اشاعت مصحف کو 'اس زمانہ کی نئی بدعت' قرار دیتے ہیں۔ وہ بتاتے ہیں کہ ملت اسلامیہ کی تاریخ تو ایک طرف حتیٰ کہ ''کسی غیر مسلم تک کو اس کی جرأت نہیں ہوئی۔ برصغیر میں اس غالی اہل حدیث گروپ نے یہ پہلی جرأت کی ہے۔'' گویا موصوف کے خیال میں یہ 'غالی اہل حدیث' 'اسلام دشمنی' میں غیر مسلموں سے بھی آگے نکل گئے ہیں۔ اسلامی تاریخ کا جائزہ اور اس گروہ کی عدیم النظیر جرأت کی نشاندہی کے بعد سائل نے مسلمانوں کے درمیان تشویش پھیلنے کے خطرات سے مفتی صاحب کو متنبہ کیا ہے۔ پھر انہوں نے مفتی صاحب کے خوابیدہ ضمیر پر تابڑ توڑ سوالات کے میزائل داغے ہیں۔

اُٹھو وگرنہ حشر نہیں ہو گا نہ پھر کبھی

والا معاملہ معلوم ہوتا ہے۔ پھر سوال کی صورت میں اپنے اس خدشے کا اظہار کرکے بات ختم کی ہے کہ اب ایک خدا، ایک رسول، ایک قرآن کا دعویٰ ختم ہوگیا۔ پھر یہ ۴ یا ۲۰ قرآنی مصاحف کس لیے؟

کیا سائل ذاکر حسین، جن کو ابھی تک ہم نے اپنے مفروضے اور ان کے دستخطوں کی وجہ سے 'سائل' بیان کیا ہے، نے 'اس زمانہ کی نئی بدعت' اور 'غالی اہل حدیث گروپ کی پہلی جرأت' کے متعلق جس طرح خدشات کا اظہار کیا ہے ان کی کوئی حقیقت بھی ہے؟ کیا یہ معاملہ مسلمانوں کے لیے واقعی قابل تشویش ہے؟ کیا یہ کوئی ایسی 'اسلام دشمن' حرکت ہے جس کی جرأت اب تک کسی غیر مسلم کو بھی نہ ہوئی تھی؟ کیا اس طرح کے مصاحف کی اشاعت واقعی کوئی 'پہلی جرأت' یا پہلا اقدام ہے؟ کیا اس معاملے کا چار انجیلوں سے عقلی طور پر موازنہ کیا جاسکتا ہے؟ کیا اس سے قرآن کریم کی عظمت میں واقعی کوئی کمی واقع ہوجائے گی؟ کیا ان مصاحف کی اشاعت کے بعد اصل قرآن کا پتہ لگانا مشکل ہوجائے گا؟ کیا ہم سائل کے اس خدشہ میں شریک ہوسکتے ہیں کہ اب ایک قرآن کا دعویٰ ختم ہوگیا؟ سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ یہ سارے سوالات کسی سنجیدہ ذہن کی علمی تحقیق کے نتائج ہیں یا پھر ایک شیطانی سوچ اور فسادی ذہن کی خرافات ہیں جسے وہ تلبیس کوشی کے پردے میں مسلمانوں کی 'تشویش' کا نام دے رہا ہے؟ ہم اس معاملے کا باریک بینی سے جائزہ لینے کے بعد اپنے نتائج فکر بیان کریں گے۔ (اِن شاء اللہ)

فتویٰ

مفتی طاہر مکی صاحب نے ذاکر حسین کے سوال کے جواب میں جو فتویٰ تحریر کیا ہے اور بعد میں افادۂ عوام کے لئے اِس کی تشہیر پر مال خرچ کیا ہے اس کا مکمل متن دو صفحات کے بعد اسی مضمون میں ملاحظہ کریں۔ (یا اس سے پچھلا مضمون دیکھیں جس میں سوال وجواب دونوں مکمل طور پر موجود ہیں۔)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتویٰ کے متن کا پوسٹ مارٹم

ہم نے 'نقد' یا 'تنقید' کی بجائے شعوری طور پر 'پوسٹ مارٹم' (جراحی پس از مرگ) کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ ایک مردہ لاش کی توہین کے لیے یا تو اس پر کوڑے برسائے جاتے ہیں اور یا پھر 'پوسٹ مارٹم' کے ذریعے اس کا تیا پانچہ کرکے رکھ دیا جاتا ہے۔ ہمارے نزدیک زیرنظر 'فتویٰ' ایک 'مردہ لاش' سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ مفتی محمد طاہر صاحب اپنے قلم معجزہ رقم سے اس میں زندگی ڈالنے کی کوشش تو کرتے رہے ہیں مگر اس تحریر میں جان نہیں ڈال سکے۔ جب ان کی 'مسیحائی' کارگر نہ ہوئی تو انہوں نے اس 'مردہ لاش' کو بے گوروکفن چھوڑ کر فرار ہونے میں عافیت سمجھی۔ سائل ذاکر حسین بے چارے کو محض یہ کہہ کر ٹرخا گئے کہ ''ہمارا جواب وہی ہے جو حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کے امداد الفتاویٰ کی پہلی جلد میں ہے۔''

اگر ذاکر حسین کوئی افسانوی کردار نہیں ہے تو مفتی صاحب سے اتنا تو دریافت کرسکتا تھا۔ ''قبلہ! اگر اس سوال کا آپ نے یہی جواب دینا تھا تو خواہ مخواہ طولانی تمہید باندھنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟'' مفتی صاحب نے اپنے نام نہاد فتویٰ کے آغاز میں جس انداز میں مسئلہ مذکورہ کے تاریخی ارتقاء پر مضمون نگاری شروع کی تھی اس سے ہمیں بجا طور پر توقع تھی کہ وہ 'غالی گروپ' کی 'گمراہی' ثابت کرنے کے لیے قرآن وسنت اور آثار سے حوالہ جات کے انبار لگا دیں گے اور پھر آخر میں نہایت حکیمانہ اور مفتیانہ اُسلوب میں سائل کے لیے بالخصوص اور دیگر عوام کالانعام کی ہدایت کے لیے بالعموم انتہائی مؤثر اور نتیجہ خیز جواب تحریر فرمائیں گے۔ مگر

اے بسا آرزوئے کہ خاک شد

سچی بات یہ ہے کہ قبلہ مفتی صاحب کا 'الجواب' آخر تک پڑھ چکنے کے بعد بھی ہم اصل 'فتویٰ' کی تلاش میں سرگرداں ہیں۔ ہم نے بہت سے مفتیانِ کرام کے فتویٰ جات کا بالاستیعاب مطالعہ کیا ہے مگر ایسا 'نادرۂ روزگار' فتویٰ ہمارے علم میں نہیں ہے۔ 'علم و دانش' کے کسی ایسے ہی 'جواہر پارے' کی تفہیم سے عاجز آکر شاید غالب جیسے نکتہ دان کو کہنا پڑا ۔

خامہ انگشت بدنداں ہے اسے کیا لکھیے
ناطقہ سربہ گریباں ہے اسے کیا کہیے

ہماری مندرجہ بالا شگفتہ خاطری سے اگر کوئی صاحب یہ نتیجہ نکال رہے ہیں کہ مفتی صاحب نے حضرت اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کی رائے کو نقل کرنے پر ہی اکتفا کرکے اپنی پیدائشی نالائقی کا ثبوت دیا ہے تو ہم ان صاحب کی خدمت میں یہی عرض کریں گے کہ وہ مفتی صاحب کے متعلق قائم کئے جانے والے اس سوئے ظن سے توبہ کرلیں۔ مفتی صاحب نے حضرت تھانوی کے فتویٰ کے پیچھے پناہ لے کر اپنے تئیں بڑی 'حکیمانہ' (شاطرانہ) چال چلی ہے۔ انہیں خدشہ تھا کہ ان کی ذاتی رائے کو شاید قبولیت عام نہ ملے اور بہت سارے علماء کسی پیشہ وارانہ رقابت یا معاصرانہ چشمک کی وجہ سے ان کی رائے کو درخور اعتنا نہ سمجھیں۔ اس لیے انہوں نے اپنی رائے کو اپنے الفاظ میں بیان کرنے سے گریز کی حکمت عملی اپنائی۔ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ کم از کم اہل دیوبند میں سے تو کوئی حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی رائے سے اختلاف کی جسارت کرکے اپنی جگ ہنسائی اور تحقیر کا خطرہ مول نہیں لے سکتا۔ ان کی عزت ومنزلت بلا شبہ اس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حلقے میں ایسی ہی ہے۔اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ دیوبند کے مدرسے نے ان سے بڑا عالم دین پیدا نہیں کیا مگر مفتی طاہر صاحب کے شاطرانہ ذہن نے انہیں خود فریبی میں مبتلا کیا۔ یہ ضرور ہے کہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی رائے اور فتاویٰ کا لوگ احترام کرتے ہیں مگر کیا لوگوں نے اپنے ذہنوں کو تالا لگا رکھا ہے؟ کیا وہ یہ بھی نہیں دیکھیں گے کہ مفتی محمد طاہر نے تھانوی صاحب کے فتویٰ کو جس تناظر میں بیان کیا ہے کیا واقعی اس مخصوص صورتِ حال میں اس کا اطلاق اور انطباق درست ہے؟

نام نہاد سائل ذاکر حسین کے 'سوال' کا علامہ مفتی محمد طاہر مکی مدظلہ تعالیٰ نے کیا جواب عنایت فرمایا بلکہ اس معاملے میں اپنا 'فتویٰ' کیا صادر فرمایا، اس کو انہی کے الفاظ میں ہم ضرور بیان کریں گے۔ مفتی صاحب قبلہ نے اس سوال اور فتویٰ کی وسیع پیمانے پر اشاعت کی ہے تاکہ اہل پاکستان کو اس 'نئی بدعت' اور اہل حدیثوں کے ایک غالی گروپ کو اس 'پہلی جرأت' سے باز رکھنے کی 'نیک جدوجہد' کو عملی شکل دی جا سکے۔ اس فتویٰ سے پہلے ماہنامہ 'رُشد' کے اس حصے کو دیکھنا ضروری ہے جس میں مذکورہ مصاحف کی 'مبینہ اشاعت' کا فخریہ اعلان کیا گیا ہے۔ اگرچہ سائل ذاکر حسین کا فرض تھا کہ وہ ان 'قابلِ اعتراض' سطور کو بھی اپنے 'علمی سوال' کا حصہ بناتا مگر معلوم ہوتا ہے وہ فتویٰ کے حصول کے لیے سوال نویسی کی 'مطلوبہ استعداد' بہم نہیں پہنچا سکا۔ اس ضمن میں قبلہ مفتی صاحب 'شکریہ' کے مستحق ہیں کہ انہوں نے کمال محنت سے سوال و جواب کے ساتھ ماہنامہ 'رشد' کا صفحہ نمبر ۶۷۸ بھی 'استفادۂ عوام' کے لیے چھاپ دیا ہے جو اس فتویٰ کے اجراء کا 'باعث حقیقی' ہے۔

ماہنامہ 'رشد' کا مذکورہ صفحہ ۶۷۸ حسب ذیل ہے:

''جمع کتابی کے سلسلہ میں کلیۃ القرآن، جامعہ لاہور الاسلامیہ اور دیگر اداروں کی خدمات

كلية القرآن الكريم، جامعہ لاہور الاسلامیہ:

'کلیۃ القرآن'، جامعہ لاہور الاسلامیہ نے جہاں خدمتِ قرآن کے بہت سے سلسلے شروع کر رکھے ہیں، وہاں جمع کتابی کے سلسلہ میں بھی کسی سے پیچھے نہیں رہا اور اس میں وہ کام کیا ہے کہ جو تاریخ اسلام میں اپنی نوعیت اور جامعیت کے اعتبار سے یگانہ حیثیت کا حامل ہے۔ وہ یہ کہ قراءات قرآنیہ عشرہ متواترہ، جو کہ کلیات اور مدارس میں صدیوں سے پڑھائی جارہی ہیں اور جیسا کہ ہم نے پہلے کہا کہ قواعد وضوابط اور پڑھنے کے انداز تو کتبِ قراءات میں موجود ہیں، لیکن باقاعدہ مصاحف کی شکل میں موجود نہیں ہیں، كلِّية القرآن الكريم، جامعہ لاہور کے فضلاء میں سے تقریباً بارہ محقق اساتذہ نے محنتِ شاقہ فرما کر تین سال کے عرصہ میں وہ تمام غیر متداولہ قراءات میں سولہ مصاحف تیار کر لیے ہیں اور جیسا کہ راقم نے پہلے عرض کیا ہے کہ یہ کام اپنی نوعیت اور جامعیت کے حوالے سے تاریخ اسلامی کا پہلا کام ہے۔ یہ کام کویت کے عالمی ادارہ حامل المسك الإسلامية کی سربراہ تنظیم لجنة الزكاة للشامية والشويخ کے ایما کیا گیا ہے، جس کی مراجعت کے لیے مذکورہ تنظیم کے ذمہ داران کا لجنة مراجعة المصاحف، مصر سے تعاقد ہے اور آج کل یہ مشروع اسی ادارہ کے زیر اہتمام تنفیذی مراحل میں ہے۔

ان مصاحف کی تیاری میں مجمع الملك فهد کی طرف سے شائع کردہ روایتِ حفص کے مصحف کو اساس بنایا گیا ہے اور قراءاتِ عشرہ کے متعدد اختلافات کے مطابق علم رسم، علم ضبط اور علم الفواصل کی فنی تفصیلات کا لحاظ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہوئے رسمِ مصحف میں تبدیلیاں کردی گئی ہیں۔ ذیل میں ہم متعدد علوم سے متعلق ان کتب کی ایک فہرست ذکر کرتے ہیں، جن کی روشنی میں اس سارے علمی کو سرانجام دیا گیا''۔

ہم کاوش بسیار کے باوجود سائل ذاکر حسین کی اس خبر کہ ''اب موجودہ قرآن کے علاوہ مزید ۱۶ قاریوں کے اختلاف والے ۱۶ قرآنی مصاحف وہ (یعنی انتہا پسند گروپ) شائع کردے گا'' کو تلاش نہیں کر پائے ہیں۔اس کے برعکس مذکور بالا تحریر میں تو واضح طور پر لکھا گیا ہے کہ یہ کام کویت کے ایک ادارے کے 'ایما پر کیا گیا ہے' اور پھر یہ سطر بھی دیکھئے (ممکن ہے کوئی شپرہ چشم اس کو نہ دیکھ سکے) ''آج کل یہ مشروع (یعنی مصحف) اس ادارہ (کویتی) کے زیر اہتمام تنفیذی مراحل میں ہے۔'' کیا ان سطور کی موجودگی میں یہ گمراہ کن نتیجہ نکالنے کی کوئی گنجائش یا عقلی دلیل باقی رہ جاتی ہے کہ ان مصاحف کی اشاعت کا کام اہل حدیثوں کا کوئی پاکستانی گروہ خود کرنا چاہتا ہے؟ پھر سائل نے 'مجمع الملك فهد' کا حوالہ بھی یکسر نظر انداز کردیا۔ایسا کیوں کیا گیا؟ اسکے اصلی محرکات پر بھی ہم بات کریں گے۔اِن شاء اللہ

اب ہم آتے ہیں مفتی محمد طاہر مکی صاحب کے 'فتویٰ' کی طرف۔ایک صورت تو یہ ہے کہ ہم قبلہ مفتی صاحب کے 'فتویٰ' سے کچھ مطلب کی سطور نکال کر یہاں نقل کردیں، ان کے سیاق وسباق کو بیان نہ کریں اور مفصل 'فتویٰ' کو بطور ضمیمہ اس مضمون کے آخر میں درج کردیں۔اصولاً ایسا ہی کرنا چاہئے بصورتِ دیگر مضمون کا توازن قائم نہیں رہ سکتا اور خوامخواہ بے جا طوالت کی صورت بھی پیدا ہوجاتی ہے۔مگر یہاں ہم اس معاملے کی نزاکت کے پیش نظر مفتی صاحب کے فتویٰ کو ہو بہو نقل کرکے اس پر اپنی ناقدانہ رائے پیش کریں گے تاکہ ہم پر یہ الزام عائد نہ کیا جاسکے کہ ہم نے ان کے مؤقف کو مسخ شدہ حالت میں منتخب کرکے پیش کیا ہے۔فتویٰ ملاحظہ فرمائیں:

الجواب بعون الله الذي أنزل الكتاب

الحمد لله الذي أنزل على عبده الكتاب ولم يجعل له عوجا . وقال: ﴿ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴾[البقرة:٢]، ﴿ فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖۤ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴾[الطور:٣٤]، ﴿ وَ لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴾ [النساء:٨٢] أما بعد .

جیسا کہ سائل نے سوال میں اس حقیقت کا اظہار کردیا ہے کہ اختلافِ قراءت پر مبنی قرآنی مصاحف شائع کرنے کی جرأت خلافتِ راشدہ سے اموی خلافت، عباسی خلافت، عثمانی (ترکی) خلافت تک، حتیٰ کہ شیعہ مملکت ایران تک میں نہ شاہ کے زمانہ میں، نہ خمینی انقلاب کے بعد بھی، کسی نے نہیں کی۔غرض اختلافِ قراءت کو متن قرآن میں داخل کرکے مصحف کی شکل میں شائع کرنے کی کسی نے جرأت نہیں کی۔

پہلی مرتبہ یہ حرکت مشہور مستشرق جیفری نے بیسویں صدی میں کرنے کی کوشش کی تھی۔وہ بھی متن قرآن میں نہیں بلکہ قرآن کریم کے حاشیہ پر اختلاف قراءت درج کرکے شائع کرنے کا پروگرام بنایا تھا، مگر اس میں بھی وہ کامیاب نہ ہوسکا۔اللہ تعالیٰ نے دوسری جنگ عظیم میں بمباری کے دوران اس کے سارے کام کو تباہ کردیا۔

حیرت ہے اب اسلام کے کچھ نادان دوست اس کام کی جرأت کریں جس کی جرأت غیر مسلم تک نہ کرسکے۔ان نادان دوستوں کی پُشت پر معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ایسا دماغ کام کررہا ہے جو چاہتا ہے کہ خلافتِ راشدہ سے خلافت عثمانی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ترکی) تک کے اجماع امت کے خلاف ان سے اس بدعت کی جرأت کرائے جو درحقیقت قرآن دشمنی پر منتج ہوتی ہے کہ اس طرح دوسروں کو بھی اس کا موقع فراہم ہوجائے گا کہ وہ قرآن کریم کو متنازعہ بنانے، اور چار انجیلوں کی طرح قرار دینے کے اپنے مقاصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچا سکیں۔

سب کو معلوم ہے کہ غیر عرب مسلمانوں کی تعداد میں بکثرت اضافہ ہونے کی وجہ سے (جو عربی نہیں جانتے تھے) ان کی سہولت کے لیے خلیفہ راشد حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت میں بصرہ کے گورنر زیاد کی نگرانی میں ابوالاسود الدؤلی نے قرآن کریم پر اعراب (زیر، زبر، پیش) لگائے تھے۔ پھر خلافت عبدالملک اور خلافت ولید میں عراق کے گورنر حجاج بن یوسف کی نگرانی میں اسی ابوالاسود الدؤلی کے دو شاگردوں یحیٰ بن یعمر اور نصر بن عاصم نے اعراب لگانے کی محنتوں کو انتہا تک پہنچا دیا اور تمام اموی خلافت میں دارالخلافہ دمشق سے افریقہ کے الجزائر ومراکش اور یورپ کے ہسپانیہ تک اور ادھر عراق و ایران سے بخارا و سندھ تک، تیسری طرف حرمین شریفین اور نجد ویمن تک، چوتھی طرف ترکی، آرمینیا اور کوہ قاف کی انتہاؤں تک، تمام خلافتِ بنوامیہ میں اعراب والا یہی ایک قرآن کریم رائج ہوا۔ ان کے بعد سلیمان کی خلافت آئی جس کے مشیر اعظم حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تھے۔ پھر اس کے بعد خود عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی اپنی خلافت میں بھی یہی حجاج کی نگرانی میں لگائے گئے اعراب (زیر، زبر، پیش) والا مصحف (قرآن کریم) رائج رہا۔ کبھی کسی کو اعتراض کرنے کی یا اس کے برخلاف اختلافی قراءت والا مصحف پیش کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔

اس کے بعد عباسی دور میں بھی پورے عالم اسلام میں یہی اعراب والا مصحف رائج رہا۔ پھر خلافت عثمانیہ (ترکی) میں یہی رائج رہا۔ غرض جب تک مسلمانوں کا خلافت کی صورت میں اجتماعی شیرازہ برقرار رہا۔ تمام اُمت کا اسی مصحف پر اجماع رہا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی، صحابہ کرام کی، خلافت سے چل کر ان کے بعد خلافت عبدالملک، خلافت ولید، خلافت سلیمان و خلافت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی تابعی خلافت سے ہوتے ہوئے آج تک یکساں اعراب والا یہی قرآن کریم باجماع وتواتر ہر خلافت اسلامی میں جاری رہا اور تراویح میں پڑھا اور سنایا جاتا رہا۔ ہاں خلافت کے خاتمہ کے بعد اسلام کے دشمنوں کو قرآن کریم کی عظمت کے خلاف طرح طرح کے پلان بنا کر کامیاب ہونے کی توقع ہوئی جس کی تاریخی طور پر پہلی معلوم کوشش مستشرق آرتھر جیفرے کی تھی جو قرآن کریم کے حاشیہ پر اختلاف قراءت پیش کر کے حفاظت قرآن کے متعلق مسلمانوں کے گہرے ایمان کو متزلزل کرنا چاہتا تھا۔ اس کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بھی تھا کہ آئندہ مسلمان مسیحیوں سے یہ سوال نہ کرسکیں کہ اگر انجیلیں چار ہیں تو پھر ان میں حضرت مسیح علیہ السلام کی اصلی انجیل کون سی ہے؟ جیفری اور اس کے اندھے مقلدین کی کوششیں اگر کامیاب ہوجائیں تو پھر اس سوال پر مسیحی پلٹ کر خود مسلمانوں سے سوال کرسکیں گے کہ جناب آپ کے چار + سولہ = بیس قرآنوں میں سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اصلی قرآن کون سا ہے؟ جب مسلمان اس کا جواب دے دیں گے تو پھر ہم مسیحی چار انجیلوں میں سے مسیح علیہ السلام کی اصلی انجیل کا جواب بھی دے دیں گے۔

افسوس ان تکلیف دہ سازشوں کو سمجھنے کی صلاحیت اور بصیرت سے محروم نادان دوست خود ہی ان کے جال میں پھنس گئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ تو غافل نہیں ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ لوگ اس کے کام میں تعاون کر کے سعادت عظمیٰ میں شریک ہوں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿إِنْ تَنْصُرُوا اللهَ يَنْصُرْكُمْ﴾ [محمد:۷]لیکن اگر کوئی بدقسمت محروم رہنا چاہتا ہے تو ﴿وَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْماً غَيْرَكُمْ﴾ [محمد:۳۸] کا مظاہرہ ہوتا ہے اور بغیر کسی کی مدد کے اللہ اپنا کام کر کے دکھاتا ہے۔

آرتھر جیفرے یہ سازش کر رہا تھا مگر اللہ کی بے آواز لاٹھی نے دوسری جنگ عظیم میں دوطرفہ بمباری کی زد میں لاکر جیفرے کے کیے گئے تمام کام کو، اور اس عمارت کو، جس میں یہ کام ہو رہا تھا، مکمل تباہ کر دیا۔

ہاتھی والوں سے بیت اللہ (کعبہ) کو بچانے کے خدائی معجزہ کی طرح کلام اللہ (قرآن کریم) کو اس کے دشمنوں سے بچانے کے لیے یہ تازہ ترین معجزہ تھا: ﴿وَاللهُ غَالِبٌ عَلَى أَمْرِهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ﴾ [یوسف:۲۱] ﴿فَأَتٰهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ○ فَأَذَاقَهُمُ اللهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ﴾ [الزمر:۲۵،۲۶]

ان مختصر تمہیدی جملوں کے بعد سائل کے لیے ہمارا جواب وہی ہے جو حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی کے امداد الفتاویٰ (دارالعلوم کراچی ایڈیشن) کی پہلی جلد میں ہے کہ مصاحف کی شکل میں اختلافِ قراءت کو شائع کرنا تو درکنار عوام کے سامنے اختلافِ قراءت پر مبنی تلاوت کرنے سے منع کرنا بھی واجب ہے۔''

ہمیں یہ اعتراف کرتے ہوئے کوئی باک نہیں ہے کہ قبلہ مفتی محمد طاہر مکی صاحب سے ہمارا پہلا تعارف اس 'فتویٰ' (اگر اسے فتویٰ کہا جاسکتا ہے) کی صورت میں ہوا ہے۔ ان کے علم وفضل کی کیفیت کیا ہے اور ان کے علمی مشاغل کیا ہیں اور انہیں کس قدر 'رسوخ فی الدین' حاصل ہے، اس کا ہمیں کوئی اندازہ نہیں ہے۔ البتہ انہوں نے معاملہ زیر بحث کے متعلق جو 'فتویٰ' صادر فرمایا ہے اس کو پڑھ کر نہ صرف ان کی شخصیت کا کوئی اچھا تاثر نہیں ملا بلکہ ہمیں ان کے اس اقدام پر شدید افسوس ہوا ہے۔ انہوں نے 'پاکستان میں اختلاف قراءت والے قرآنی مصاحف کی اشاعت' کے عنوان سے جو کتابچہ بشمول فتویٰ شائع کیا ہے، اس پر ان کا تعارف کچھ اس طرح درج ہے:

''علامہ مفتی محمد طاہر مکی۔ صدر قرآنی مرکز دارالمؤطا، کراچی''

ہمیں ان کے نام کے ساتھ یہ 'علامہ' اور 'مفتی' کے الفاظ محض تشہیری سابقوں سے زیادہ معلوم نہیں ہوتے اور پھر 'مکی' کا لاحقہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ مکہ مکرمہ میں بھی شاید حصولِ تعلیم کے لیے گئے ہوں گے۔ یہ فتویٰ تحریر کر کے ہم سمجھتے ہیں انہوں نے ان سارے سابقوں اور لاحقوں کی مٹی پلید کی ہے۔ ہمیں معلوم ہے قبلہ محمد طاہر صاحب ہماری اس 'جسارت' کو شخصی توہین قرار دیں گے اور یہ بات ان کے 'قلب اقدس' پر ناگوار گزرے گی۔ مگر جس درجہ میں وہ 'علامہ اور مفتی' کے اعلیٰ مناصب کی اہانت کے مرتکب ہوئے ہیں، ہمارے الفاظ اس کا عشر عشیر بھی نہیں ہیں۔ ان پر تنقید ایک ناخوشگوار فریضے کی تکمیل سے کچھ زیادہ نہیں ہے۔

پردہ نشین غَلیل

ہم نے ذاکر حسین مذکور کے 'سوال' اور مفتی صاحب کے 'الجواب' (فتویٰ) کے مندرجات کو سمجھنے میں کافی دماغ سوزی کی ہے۔ ان دونوں دستاویزات کے اُسلوب نگارش، انتخاب الفاظ، جملوں کی دروبست، سوالات اور جوابات کی یکسانیت اور پھر اس فتویٰ کے آخر میں پیش کی گئی 'خوش خبری' پر جس قدر زیادہ غور وفکر کیا، اتنا ہی ہمارا یہ شک کہ سوال اور جواب ایک ہی شخص کے تحریر کردہ ہیں، یک میں بدلتا گیا۔ ہمارے وجدان کی پہلی صدا جو شروع میں صدا کے جرس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے زیادہ نہ تھی بالاخر پیہم شعور میں بدلتی چلی گئی۔

اگر قارئین نے ہمارے اس مضمون کے شروع کے پیرا جات میں ذاکر حسین کے ساتھ 'غلیل' اور 'نام نہاد' کے الفاظ پر ذرا بھی غور کیا ہو، تو وہ ہماری اس الجھن، اضطراب اور تشکیک کا اندازہ ضرور کر چکے ہوں گے۔ اس مضمون کو لکھنے کے دوران تدریجی طور پر ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ یہ سوال بھی قبلہ مفتی صاحب کے 'ذہن رسا' کی تخلیق ہے اور پھر 'الجواب' کے مصنف تو وہ بہرحال ہیں ہی۔ مفتی صاحب کو 'ذاکر حسین' کی بیساکھیاں کیوں استعمال کرنی پڑیں، مناسب ہوگا کہ ہم اس پر اپنا تجزیہ آخر میں پیش کریں۔ پردہ نشینوں کے چہرے سے نقاب اٹھنا بھی ضروری ہے۔

مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کے فتوی کو پیش کرنے کی اغراض

ہم بڑی دیانتداری سے محسوس کرتے ہیں کہ مفتی محمد طاہر صاحب نے حضرت تھانوی صاحب رحمہ اللہ کے فتویٰ کو اپنے فساد انگیز خیالات کی تائید کے طور پر استعمال کرکے عقلی بددیانتی اور ایک بڑے عالم دین کے فتویٰ کا اپنے مخصوص مقاصد کی تکمیل کے لیے استحصال کیا ہے۔ مفتی طاہر صاحب نے اپنے نام نہاد فتویٰ کے ساتھ 'امداد الفتاویٰ' سے حضرت اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کے فتویٰ کا عکس بھی نتھی کردیا جو اس وقت ہمارے پیش نظر ہے۔ یہ فتویٰ جیسا کہ ہم دیکھیں گے، خاص احوال اور عوام میں ممکنہ فتنہ وفساد کے خدشہ سے مشروط ہے۔ ہم بڑے اعتماد کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ مفتی طاہر صاحب نے اہل حدیث کے ایک گروہ کی طرف سے ۱۶ مصاحف کی اشاعت کے مبینہ پروگرام پر جو واویلا مچایا ہے، اس میں یہ دونوں شرائط معدوم ہیں۔ جیسا کہ بیان کیا جاچکا ہے، مذکورہ مصاحف کی اشاعت (اگر ہوگی تو) کویت یا سعودی عرب میں ہوگی۔ پاکستان کے عوام میں اس کی وجہ سے کسی فتنہ کا پھیلنا دریں حالات موجودہ بعید از قیاس ہے۔ سعودی عرب، لیبیا، مراکش اور کویت وغیرہ میں روایت ورش، قالون اور دوری میں پہلے ہی مصاحف شائع ہوچکے ہیں اور ان کی وجہ سے وہاں کے مسلمانوں میں کسی فتنہ کے پھیلنے کی اطلاع نہیں ہے اور نہ ہی ہمارے ممدوح قبلہ مفتی صاحب کو اس کی اطلاع ہے ورنہ وہ اس کی نشاندہی ضرور کرتے۔ خیر ان کو تو شاید مذکورہ مصاحف کی اشاعت کی بھی خبر نہیں ہے، کیونکہ موصوف کی تحقیق کا خصوصی مرکز بلکہ تختۂ مشق پاکستان کے اہل حدیثوں کا ایک غالی گروہ ہے۔ حضرت کسی دوسری طرف نگاہ التفات کرنا اپنی مفتیانہ شان سے فروتر خیال فرماتے ہیں۔ ان کی نگاہ حکمت تو ماہنامہ 'رُشد' کے صفحہ ۶۷۸ پر ہی ٹکی رہی اور کسی تجاہل عارفانہ کے زیر اثر وہ اس رسالہ کے وہ صفحات دیکھنے سے عاجز وقاصر رہے جن پر لیبیا، سعودی عرب، مراکش وغیرہ میں روایت حفص کے علاوہ دیگر روایات قراءت میں شائع شدہ مصاحف کے عکس دیئے گئے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ 'رُشد' کے ذمہ داروں کو کسی مفتی محمد طاہر کی طرف سے ایسے بے بنیاد اعتراضات اور منفی پراپیگنڈہ کا پہلے ہی خدشہ تھا، اسی لیے انہوں نے اتمام حجت کے لیے ان مصاحف کے پہلے صفحات کے عکس بھی شائع کردیئے۔ [دیکھئے مضمون، قراءات متداولہ کا مختصر تعارف از حافظ محمد مصطفیٰ راسخ، ماہنامہ رشد، قراءات نمبر حصہ اول] مگر فتنہ پسند نگاہیں مقام فتنہ پر ہی مرتکز رہنے کی عادی ہوتی ہیں۔ اس نفسیاتی بیماری کا علاج کسی کے پاس نہیں ہے۔

بے حد ضروری ہے کہ ہم قارئین کے سامنے مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کا فتویٰ مع سوال نقل کردیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال:

''بعض مقامات میں سبعہ قراءۃ کا چرچا حد سے تجاوز کر چلا ہے۔بعض حفاظ لڑکوں اور جاہلوں کومختلف روایتیں یاد کرا کے پڑھاتے اور پڑھواتے ہیں اور اُس کوصریحاً بغرض ریا پڑھتے پڑھاتے ہیں۔تراویح میں بھی ایسا ہوتا ہے جس سے سوا نمود کے کوئی نفع نہیں۔کیا اس طرح پڑھنے پڑھانے میں اس زمانۂ پرآشوب میں یہ خوف نہیں ہے کہ جہال ومخالفین اسلام ان اختلافات کوسن کر مشوش ہوں گے اور خوف فتنہ نہیں ہے؟ چنانچہ بعض حفاظ نے تو ایک رکعت میں روایت حفص پڑھی، دوسری رکعت میں روایت قالون،کسی نے ٹوکا تو کہہ دیا کہ تم نہیں جانتے۔ایسی صورتیں اچھی معلوم نہیں ہوتیں۔کیا یہ فعل قابل روکنے کے نہیں ہے۔براہ نوازش اگر قابل ممانعت ہے تو اس کا جواب ذرا تفصیل سے الامداد میں طبع ہوجائے تو بہتر ہے میرا یہ خیال ہرگز نہیں کہ اس کی تعلیم بند ہو بلکہ زور دیا جائے کہ تجوید کا نام قراءت ہے اورعوام کواسی کی ضرورت ہے۔اگر کوئی پڑھالکھا آدمی،حرف بھی اس کا اچھا ہوتو اس کوسبع پڑھائی جائے۔سفہاء اورتنگ خیال لوگوں کو فقط تجوید پڑھائی جائے اورقراءت جاننے والوں کو چاہئے کہ ہرکس و ناکس کوسوائے روایت حفص اور تجوید کے کچھ نہ پڑھایا کریں۔''

الجواب

''قال اللہ تعالیٰ: ﴿ وَ لَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ﴾ [الانعام:١٠٨] في تفسير بيان القرآن۔ اس سے قاعدہ شرعیہ ثابت ہوا کہ مباح (بلکہ مستحب بھی ۱۲منہ) جب حرام کا سبب بن جائے وہ حرام ہوجاتا ہے۔......الخ (وهذالمبحث كله صالح لأن يلاحظ فيه ١٢) وروى البخاري عن عليّ قال: حدثوا الناس بما يعرفون أتحبون أن يُكذب الله ورسوله . في حقيقة الطريقة .

[صحیح البخاری: ۱۲۷]

بعضے بیباک عوام کے سامنے بےتکلف وقائق بیان کربیٹھتے ہیں بعضے عوام اُن کی تکذیب کرتے ہیں اوربعضے قواعد مشہورہ شرعیہ کے منکر ہوجاتے ہیں سو ہرحال میں اللہ ورسول کی تکذیب کاتحقق ہوا۔ والثاني أشد من الأوّل۔اس حدیث میں اس عادت کی ممانعت ہے۔

وروى مسلم عن ابن مسعود أنه قال: "ما أنت بمحدث قوما لا تبلغه عقولهم إلا كان لبعضهم فتنة . فى حقيقة الطريقة . " [صحیح مسلم: ۱۴]

اس حدیث سے بھی وہی مضمون ثابت ہوتا ہے جواس کے قبل کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے ص۸۲

وفي رد المحتار تحت مسألة كراهة تعيين السورة في الصلوٰة من الدر المختار ما نصه: "حاصل كلام هٰذين الشيخين بيان وجه الكراهة في المداومة وهو أنه إن رأى ذلك وحتما يكره من حيث تغيير المشروع وإلا يكره من حيث إيهام الجاهل . "[ج۱ص۵۶۸]

آیت' حدیث اورفقہ سب سے یہ قاعدہ ثابت ہوا کہ جس عمل سے عوام وجُہلا میں مفسدہ وفتنہ اعتقادیہ یاعملیہ قالیہ یا حالیہ پیدا ہواُس کا ترک خواص پر واجب ہے۔باقی فتنہ کا حدوث یا عدم حدوث یہ مشاہدہ سے معلوم ہوسکتا ہے سوال میں بعض حالات میں جوفتنہ سبعہ پرمرتب ہوتا ہوا مذکور ہے وہ مشاہدہ ہے پس فتویٰ شرعی ہوگا۔کہ خاص اُن احوال میں سبعہ کا استعمال ممنوع ہوگا اوراگر اس کے ساتھ قاری کی نیت بھی اظہارعلم و دعوائے کمال وریاء وتصنع وتفاخر ہوتو یہ فتنہ اس کے لیے مزید برآں ہے لہٰذا اس باب میں جومشورہ سوال میں مذکور ہے۔واجب الاتباع ہے۔۱۴ذی الحجہ ۱۳۳۵ھ (تتمہ خامسہ:۴۱)۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفتی محمد طاہر صاحب نے مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کا جوفتویٰ اپنے الجواب میں نقل کیا ہے وہ یہ ہے:

''مصاحف کی شکل میں اختلاف قراءت کو شائع کرنا تو درکنار عوام کے سامنے اختلاف قراءت تلاوت کرنے سے منع کرنا بھی واجب ہے۔''

علمی بددیانتی

نہیں معلوم وہ یہ الفاظ 'مصاحف کی شکل میں اختلاف قراءت کو شائع کرنا تو درکنار' کہاں سے ڈھونڈ لائے ہیں۔ یہ الفاظ ان کے اپنے ہیں۔ ان کا مولانا تھانوی رحمہ اللہ کے فتویٰ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مگر آپ ملاحظہ کر چکے ہیں کہ مفتی صاحب نے ان الفاظ کو اپنی تحریر میں اس طرح بیان کیا ہے کہ گویا یہ تھانوی صاحب نے ارشاد فرمائے ہیں۔ یہی بات ہے جسے بدترین تلبیس کوشی اور عقلی بددیانتی کا نام دیا جاتا ہے، کسی عالم دین کو یہ روا نہیں ہے کہ وہ اپنی بات کو کسی اور عالم دین کی بات بنا کر پیش کرے۔ اسے آپ روایت بالمعنی کے پردے میں بھی چھپا نہیں سکتے۔ مفتی صاحب کے سامنے 'امداد الفتاویٰ' کی پہلی جلد تھی۔ انہیں چاہئے تھا کہ وہ روایت باللفظ کی رعایت رکھتے ہوئے حضرت تھانوی صاحب کے الفاظ کو ہی درج کر دیتے۔

مولانا تھانوی صاحب رحمہ اللہ کے فتویٰ میں ایک اہم شرط یہ بھی موجود ہے کہ قاری کی نیت بھی اظہارِ علم و دعویٰ کمال وریا و تصنع و تفاخر ہو، تو اس صورت میں قرآت سبعہ کا استعمال منع ہے۔ مولانا تھانوی رحمہ اللہ کو جو سوال پیش کیا گیا اور اس میں جو مشاہداتی اَحوال بیان کئے گئے تھے وہ اس سائل اور بیان کردہ صورتِ حال سے خاص تھے۔ ہمارے مشاہدات اور احوال اگر سائل مذکورہ کے مشاہدات و احوال سے قطعی طور پر مختلف ہیں، تو پھر اس فتویٰ کی اطلاقی صورت بھی وہ قائم نہیں رہے گی۔ یہ ایک اُصولی بات ہے جس کی ہر سلیم الفطرت اور صاحب عقل شخص تائید کرے گا۔ مثلاً راقم الحروف بڑے وثوق سے بیان کرسکتا ہے کہ گذشتہ چند برسوں میں نمازِ تراویح کے دوران اُسے ماہر قراء کی طرف سے مختلف قراءتوں (ورش، حفص وغیرہ) میں قرآن مجید سننے کا موقع میسر آیا ہے۔ یہ سب کچھ نہایت سنجیدہ مذہبی ماحول اور خشوع اور خضوع کے ماحول میں کیا گیا۔ کسی بھی لمحے راقم کو یہ خیال نہ آیا کہ اس سے مقتدیوں میں کوئی فتنہ برپا ہوسکتا ہے۔ اس کے علاوہ حاضرین میں سے بھی کسی نے اس بات کی نشاندہی نہیں کی۔ قراء حضرات کی طرف سے دعوائے کمال اور اظہارِ تصنع کا معاملہ بھی قابل مشاہدہ نہ تھا۔ فتنہ کے عدم حدوث کے احوال مترتب تھے۔ عوام میں کوئی مفسدہ اور فتنہ اعتقادیہ رونما ہوا نہ کسی نے اس کا خدشہ محسوس کیا۔ مفتی صاحب اپنی مخصوص بنی بنائی ذہنی فضا سے باہر جھانک کر ذرا ارشاد تو فرمائیے کہ ایسی صورت حال میں مولانا تھانوی صاحب کا فتویٰ قراءت سبعہ کا کیونکر مانع ہوا؟ ہمیں یقین ہے کہ ان حالات میں اگر حضرت تھانوی صاحب سے استفسار کیا جاتا تو وہ اس کی قطعاً ممانعت نہ فرماتے۔

'مصاحف کی شکل میں اختلافِ قراءت کو شائع کرنا' تو سبعہ کی تلاوت سے بھی زیادہ سہل ہوا۔ اگر یہ مصاحف کویت یا سعودی عرب میں شائع ہوجاتے ہیں تو پاکستان میں اس کے پڑھنے والے نہ ہونے کے برابر ہوں گے۔ قراءتِ سبعہ کی تلاوت سننے والے پھر بھی لاکھوں نہیں تو ہزاروں تو ضرور ہوں گے، مگر شائع کردہ اختلاف قراءت کو صرف وہی صاحبان دیکھنا چاہیں گے جو قراءت کے فن کی باریکیوں اور سبعہ احرف کے دلائل اور تفصیلات سے واقف ہوں گے۔ اب بھی پاکستان میں کچھ لوگ ایسے موجود ہیں جن کے پاس سعودی عرب کی طرف سے شائع کردہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختلاف قراءت پر مبنی قرآن مجید موجود ہیں۔ مگر وہ فتنہ موہوم جو ہمارے ممدوح کے دماغ کو قلبلا رہا ہے اور قلب کو برمار ہا ہے، اس کا وجود ابھی تک تو معدوم ہے۔ شاید مفتی صاحب کی کاوش اس کے ظہور کا باعث بن جائیں، اس کے متعلق حتمی پیش گوئی نہیں کی جاسکتی۔ کیا مفتی صاحب اتنے بے توفیق ہوگئے ہیں کہ اس طرح کی معمولی باتیں بھی سمجھنے کے لیے انہیں دوسروں کی معاونت درکار ہے؟ اگر معاملہ یہی ہے تو ہمارا انہیں مخلصانہ مشورہ ذرا مبتذل آب ہی یہی ہے۔ بقول شاعر:

تم کو آشفتہ مزاجوں کی خبر سے کیا کام
تم سنوارا کرو بیٹھے ہوئے گیسو اپنے

نادان دوستوں کی جرأت......ایں چہ بوالعجبی است

مفتی محمد طاہر مکی صاحب کے 'الجواب' کا وہ حصہ جس نے ہمیں شدید ذہنی اذیت اور روحانی کرب میں مبتلا کیا ہے اُسے ہم دوبارہ نقل کرتے ہیں، یہ الفاظ نہیں، کسی ننگی تلوار کی کاٹ ہے جو اعضاء و جوارح میں پیوست ہوتی چلی جاتی ہے۔ یہ ان کے قلم سے نکلے ہوئے محض چند جملے نہیں بلکہ انگارے ہیں جو کسی کے پیکرِ ایمان کو خاکستر بنا کے رکھ سکتے ہیں۔ ذرا دیکھئے تو سہی، ان مفتی صاحب نے کیا لکھا ہے:

> ''حیرت ہے اب اسلام کے کچھ نادان دوست اس کام کی جرأت کریں جس کی جرأت غیر مسلم تک نہ کرسکے۔ ان نادان دوستوں کی پُشت پر معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ایسا دماغ کام کررہا ہے جو چاہتا ہے کہ خلافتِ راشدہ سے خلافت عثمانی (ترکی) تک کے اجماعِ امت کے خلاف ان سے اس بدعت کی جرأت کرائے جو درحقیقت قرآن دشمنی پر منتج ہوتی ہے کہ اس طرح دوسروں کو بھی اس کا موقع فراہم ہوجائے گا کہ وہ قرآن کریم کو متنازعہ بنانے، اور چار انجیلوں کی طرح قرار دینے کے اپنے مقاصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچاسکیں۔''

ہمیں حیرت ہے کہ کوئی مفتی شرع متین یہ تکفیری جملے بقائم ہوش و حواس کیونکر لکھ سکتا ہے؟ ان جملوں کا سیدھے سبھاؤ مطلب یہی نکلتا ہے کہ اس 'نئی بدعت' کے مرتکب 'نادان دوست' اب دائرۂ اسلام سے خارج ہوچکے ہیں۔ اب انہیں اپنے اسلام کی تجدید کی ضرورت ہے۔

کسی بھی 'بدعت' کا مرتکب جو 'درحقیقت قرآن دشمنی' پر منتج ہوتی ہو، دائرۂ اسلام میں شامل کیسے رہ سکتا ہے؟ ایسے شخص کا 'ارتداد' ثابت ہوگیا۔ (أستغفر الله!)

اس 'ثبوت' کی تصدیق کا منطقی نتیجہ؟...... 'شخص مذکور واجب القتل ہے؟'

لا حول ولا قوة إلا بالله . إنا لله وإنا إليه راجعون .

ہمیں حیرت ہے کہ اس نام نہاد مفتی 'اسلام کا کلیجہ کیوں نہ پھٹ گیا اور اس کے دست و بازو شل کیوں نہ ہوگئے جب اس کے شیطانی قلم کی نوک سے ان جگر پاش جملوں کا ظہور ہوا۔ ہمارے لیے یہ ناقابل تصور تھا کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں محدث عبداللہ روپڑیؒ کی اولاد پر 'قرآن دشمنی' کا بے ہودہ اور اہانت آمیز الزام بھی لگ سکتا ہے؟ کیا ان مفتی صاحب کو احساس بھی ہے کہ ان کی اس حرکت سے اہل اسلام کے دل کتنے مجروح ہوئے ہیں؟ یہ کوئی فتویٰ نویسی نہیں ہے۔ یہ تو ایک خطرناک مہم جوئی اور سوچی سمجھی سازش ہے۔ یہ ایک رکیک تکفیری مہم اور قلمی دہشت گردی ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کو کسی بھی طرح نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ ہمارا مخلصانہ مشورہ ہے کہ حافظ عبدالرحمٰن مدنی صاحب پاکستان کے علماء کے سامنے اپنا مقدمہ پیش کریں اور اس بارے میں ان کی توجہ مبذول کرائیں۔ 'قرآن دشمنی' کا گھٹیا الزام لگانے والے ان مفتی صاحب کے خلاف اِزالۂ حیثیت عرفی کا مقدمہ بھی ضرور درج کرایا جائے تاکہ اس قبیل کے مفتی صاحبان کی قلمی دہشت گردی کا بروقت اِزالہ کیا جاسکے۔

کچھ تو خوفِ خدا سے کام لیا ہوتا

ذاکر حسین کے نام پر کیے گئے سوال میں ماہنامہ 'رشد' نکالنے والوں کو 'اہل حدیثوں کا انتہا پسند اور غالی گروپ' کہا گیا تھا، مفتی صاحب نے انہیں 'اسلام کے کچھ نادان دوست' قرار دیا ہے۔ پھر حیرت ہے وہ 'ان نادان دوستوں' کو 'قرآن دشمنی' کا مرتکب بھی قرار دیتے ہیں۔ انہیں یہ الزام تراشی کرتے ہوئے نہ تو قرآن وسنت کی تعلیمات کا خیال رہا، نہ انہوں نے اپنے منصب کا لحاظ کیا اور نہ ہی ان کے دل میں روزِ محشر کی جوابدہی کا احساس پیدا ہوا۔ ان کے جی میں جو کچھ نزول ہوا، اسے بے ساختہ قرطاس ابیض پر انڈیلتے چلے گئے۔ جسے پڑھ کر ہر نفیس الطبع شخص کی طبیعت منقبض ہوتی ہے۔ مفتی صاحب کو اندازہ نہیں ہے کہ یہ اسلام کے 'کچھ' 'نادان دوست' نہیں ہیں جن پر انہوں نے ناوک افگنی کا شوق پورا کیا ہے اور جنہیں وہ اپنی فتویٰ بازی (فتویٰ نویسی اور فتویٰ بازی چیزے دیگر اند) کا تختۂ مشق بناتے چلے گئے ہیں۔ یہ 'رُشد' نکالنے والے بھی کوئی معمولی درجہ کے لوگ نہیں ہیں۔ ان کا مختصر تعارف بھی کرائیں گے۔ مگر ان 'نادان دوستوں' کی فہرست میں سعودی عرب اور کویت کے سینکڑوں کبار علماء وفضلاء بھی شامل ہیں جن کے علم وفضل کا ایک زمانہ معترف ہے اور جو عالم اسلام میں انتہائی قدرومنزلت کے مستحق سمجھے جاتے ہیں۔ مفتی صاحب جب مزعومہ بدعت اور مبینہ 'قرآن دشمنی' کو ان سے منسوب کر رہے تھے، تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ انتہائی مغلوب الغضب تھے اور ان کا عالی دماغ یکسر ماؤف ہوچکا تھا۔ انہیں شاید اندازہ ہی نہیں ہے کہ ان کے شرانگیز فتویٰ کی زد میں عالم اسلام کی کتنی عظیم ہستیاں آجائیں گی۔ ہمیں حیرت ہے کہ ایسے مغلوب الغضب، خداخوفی کے احساس سے یکسر عاری، پراپیگنڈہ باز، نہایت غیر ذمہ دار شخص کو دارالافتاء کی صدارت کا اہل کیسے سمجھا جاسکتا ہے۔ وائے افسوس! کیسے کیسے مفتی صاحبان سے ہمارا پالا پڑا ہے۔ مفتی صاحب کے خیال میں ''ان نادان دوستوں کی پشت پر کوئی ایسا دماغ کام کررہا ہے جو چاہتا ہے کہ اجماعِ اُمت کے خلاف ان سے اس بدعت کی جرأت کرائے جو درحقیقت قرآن دشمنی پر منتج ہوئی ہے۔'' معلوم ہوتا ہے کہ ان مفتی صاحب کی ساری مہارت مخالفین کے خلاف الزامات گھڑنے تک محدود ہے۔ انہیں چاہئے تھا کہ وہ 'اس دماغ' کی نشاندہی کرتے جو اس 'قرآن دشمنی پر مبنی بدعت' کا حقیقی محرک ہے مگر پس پردہ کام کررہا ہے۔ آخر کون سی مصلحت عامہ تھی جس نے انہیں 'اس دماغ' کی نشاندہی سے باز رکھا؟ تھوڑی سی ریاضت ہی درکار تھی وہ اس اہم راز کو طشت اَز بام کرسکتے تھے۔ مجاہدۂ نفس کے زور پر وہ اس عالم ناسوت میں اپنے کشف کے گھوڑے دوڑاتے تو عین ممکن تھا کہ ویٹی کن سٹی کے کسی کونے کھدرے یا تل ابیب کے کسی سرکاری اصطبل میں وہ اس دماغ کو 'معروف سازش' دیکھ سکتے تھے۔ ہمیں ان کے 'کشفی نتائج' کی برآمدگی کے بارے میں تجسس رہے گا۔ اُمید ہے وہ اس عظیم 'دینی خدمت' سے سبکدوش ضرور ہوں گے۔

نجانے یہ مفتی صاحب کے ذہن کا کوئی فتور ہے یا پھر ان کے خاطر اقدس میں جاگزیں کوئی انہونا خدشہ۔ انہوں نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختلاف قراءت پر مبنی مصاحف کی اشاعت کو مستشرق آرتھر جیفری کی کوششوں سے تشبیہ دی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ جیفری کے مقاصد میں ایک مقصد یہ بھی تھا کہ آئندہ مسلمان مسیحیوں سے یہ سوال نہ کرسکیں کہ اگرانجیلیں چار ہیں تو پھران میں حضرت مسیح کی اصل انجیل کون سی ہے؟ جیفری اور اس کے اندھے مقلدین کی کوششیں اگر کامیاب ہوجائیں تو پھر اس سوال پر مسیحی پلٹ کر خود مسلمانوں سے سوال کرسکیں گے کہ جناب آپ کے ۲۰ قرآنوں میں سے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا اصل قرآن کون سا ہے؟ مفتی صاحب کے خدشات درست نہیں ہیں۔فرض کیجئے اگر یہ درست بھی ہوں تب بھی مذکورہ مصاحف کی اشاعت کو 'جیفری کے اندھے مقلدین کی کوشش' قرار دینا قیاس مع الفارق کی افسوسناک مثال ہے۔انہوں نے اپنے موہومہ خدشات کی بنا پر سوالات و جوابات کا جو تانا بانا تیار کیا ہے وہ تارِعنکبوت کی طرح کمزور ہے۔یہ فقط ایک منتشر اور شکست خوردہ ذہن کے الجھاؤ ہیں۔مفتی صاحب نے مستشرق جیفری کا واقعہ تو بیان کردیا ہے مگرانہوں نے جیفرے کے دور اور آج کے دور کے استشراق کا صحیح تناظر پیش نہیں کیا۔دورِ حاضر کے مستشرقین کے یہ کلامی مسائل نہیں ہیں۔آج کے دور کے مستشرق کو قرآن مجید کی قراءت کی اشاعت سے کوئی خاص دلچسپی نہیں ہے۔یہ اٹھارویں اور انیسویں صدی کے کلامی مسائل تھے۔آج کے دور کا مستشرق بالخصوص ۹/۱۱ کے بعد قرآن مجید کا وہ نسخہ تیار کرنے میں مصروف ہے جس میں جہاد کے بارے میں آیات نہ ہوں۔ وہ ان آیات کو 'دہشت گردی' سے جوڑنے کے منصوبوں کو روبہ عمل دیکھنا چاہتا ہے۔ وہ اسلام کو انسانی حقوق، آزادیٔ نسواں، جمہوریت اور دہشت گردی کے معاملات کے تناظر میں دیکھ رہا ہے۔امریکہ میں لاکھوں کی تعداد میں قرآن مجید کے ایسے نسخہ جات چھاپ کر تقسیم کئے گئے ہیں جن میں جہاد سے متعلق ۱۸ آیات شامل نہیں ہیں۔ پاکستان میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں جن کے پاس یہ نسخے موجود ہیں۔مفتی صاحب کو دورِ حاضر کے مستشرقین کی حکمت عملیوں کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ وہ جس بات پر پریشان نظر آتے ہیں اگر اس میں کچھ بھی صداقت ہوتی تو اب تک عیسائیوں نے اختلاف قراءت پر مبنی قرآن مجید دیکھ کر یہ واویلا ضرور مچایا ہوتا، کیونکہ یہ کام کئی برسوں سے بعض مسلم ممالک میں ہورہا ہے۔

خواہ مخواہ کا واویلا

یہ انیسویں صدی کا زمانہ نہیں ہے۔ وہ مغربی استعمار کا دور تھا۔ یورپی مستشرقین کو فوجی استعمار کی پشت پناہی حاصل تھی۔ عالم اسلام کا معتد بہ حصہ مغرب کی غلامی میں تھا۔مسلمانوں کو انگریزی علوم و زبان پر قدرت نہیں تھی۔اسی لیے وہ مستشرقین کی شرانگیزی کا مؤثر جواب نہیں دے پاتے تھے۔آج کا زمانہ مختلف ہے۔آج یورپ میں بسنے والے مسلمانون کی تعداد پچاس لاکھ سے زیادہ ہے۔ وہ ان ممالک میں بے حد متحرک ہیں۔ان کی تنظیمیں کام کررہی ہیں جو مستشرقین کے کاموں پر نہ صرف نگاہ رکھتی ہیں بلکہ اس کا مقدور بھر جواب بھی دیتی ہیں۔اب کوئی ولیم میور یا جیفرے مسلمانوں کے ملک میں بیٹھ کر اسلام کے خلاف کتابیں شائع کرنے کی جرأت نہیں کرسکتا۔ ڈنمارک میں شائع ہونے والے توہین آمیز خاکوں کے بعد مسلمانوں نے عالمی سطح پر جس ردعمل کا مظاہرہ کیا اس کو پیش نظر رہنا چاہئے۔ پھر یہ بھی ذہن میں رکھنا چاہئے کہ اکیسویں صدی کے مغرب کو مذہب یا مذہبی معاملات میں وہ دلچسپی نہیں ہے۔اہل مغرب کی اکثریت سیکولرازم کو اپنا 'مذہب' بنا چکی ہے۔

ہمیں معلوم نہیں کہ مفتی طاہر مکی صاحب چار انجیلوں کے درمیان فرق سے کس حد تک باخبر ہیں، لیکن ہم اتنا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانتے ہیں کہ جو شخص ان چار انجیلوں یعنی یوحنا، لوقا، متی اور برناباس سے ذرا بھی واقفیت رکھتا ہے وہ مفتی صاحب کے وضع کردہ سوالات کو طفلانہ اور مضحکہ خیز قرار دے گا۔ حسن اتفاق سے راقم الحروف نے اس موضوع پر اتنا کچھ دیکھ رکھا ہے کہ وہ اس موضوع پر اعتماد کے ساتھ بات کر سکتا ہے۔ راقم کی لائبریری میں انجیل برناباس کا نسخہ موجود ہے جسے اُس نے تھوڑا عرصہ پہلے صفحہ بہ صفحہ دیکھا ہے۔ اس نسخے کے شروع میں اس کا مفصل موازنہ دیگر انجیلوں سے کیا گیا ہے۔ ان تمام انجیلوں کا کم از کم ایک چوتھائی حصہ ایسا ہے جو دوسری انجیل سے مماثلت نہیں رکھتا۔ بہت سے واقعات ایسے ہیں جو مختلف انجیلوں میں مختلف انداز میں بیان کئے گئے ہیں۔ ان چاروں انجیلوں کا شاید ہی کوئی ایک صفحہ ایسا ہو جو دوسری انجیلوں کے الفاظ سے سو فیصد مماثلت رکھتا ہو۔ دراصل یہ تمام انجیلیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے مرتب کیں۔ یوحنا، لوقا، متی اور برناباس ان حواریوں کے اسمائے گرامی ہیں۔ یہ بالکل اس طرح ہیں جس طرح ہمارے ہاں امام مسلم رحمہ اللہ، امام بخاری رحمہ اللہ، اور دیگر ائمہ محدثین کے نام پر صحاح ستہ موجود ہیں۔

چار انجیلوں کا قرآن مجید سے درحقیقت کوئی موازنہ ہی نہیں ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اختلاف قراءات پر مبنی صحائف کیا ایک دوسرے سے اس قدر مختلف ہوں گے؟ ایسا یقیناً نہیں ہے۔ یہ اختلاف محض چند الفاظ کے مختلف رسم الخط کے حوالہ سے ہے۔ کسی بھی روایت قراءت کی رو سے قرآن مجید کی کوئی ایک آیت بدلتی ہے نہ اس کا مطلب۔ یہاں اس موضوع پر تفصیلی بحث کی گنجائش نہیں ہے۔ ماہنامہ 'رشد' کی خصوصی اشاعت میں اس پر قابل قدر مواد موجود ہے۔ ہم کوشش کریں گے کہ اس مضمون کے آخر میں چند ایک مثالوں سے اس بات کو مزید واضح کر دیں۔ مفتی صاحب خاطر جمع رکھیں۔ مسلمان مسیحیوں کے کسی بھی سوال کا شافی جواب دے سکتے ہیں۔ اختلاف قراءت کی حفاظت سے قرآن مجید کے متن کی حفاظت قطعاً متاثر نہیں ہوتی۔ ان کا پراپیگنڈہ بے بنیاد اور کھوکھلا ہے۔

قرآن مجید کے متن میں مبینہ تبدیلی؟ پراپیگنڈہ مہم

مفتی طاہر مکی نے ذاکر حسین کو شکایت کنندہ بنا کر اس کے دستخطوں سے جو خطوط وفاقی وزیر برائے مذہبی امور جناب حامد سعید کاظمی صاحب اور گورنر پنجاب کے نام ارسال کیے، ان کا متن سو فیصد ایک تھا۔ ان خطوط میں (ضمیمہ میں اصل خطوط دیئے گئے ہیں) یہ تاثر دیا گیا ہے کہ خدانخواستہ قرآن مجید کے متن میں کوئی تبدیلی کی جارہی ہے۔ یہ تاثر انتہائی گمراہ کن ہے، کلام لغو اور جھوٹ ہے۔ اختلاف قراءات کو قرآن مجید کے متن میں تبدیلی قرار دینا بدترین پراپیگنڈہ ہے۔ دور حاضر میں اس طرح کا پراپیگنڈہ صیہونی تنظیمیں مسلمانوں کو بدنام کرنے کے لیے کرتی ہیں۔

ذاکر حسین نے تو اپنے انگریزی خط کا عنوان محض "Holy Quran" دیا تھا، مگر وزارت مذہبی امور کی جانب سے حافظ عبدالرحمٰن مدنی صاحب کو جو خط لکھا گیا، اس کا عنوان درج ذیل رکھا گیا:

"Mistakes in the text of the Holy Quran Produced in the
Monthly Magazine in the Monthly Mahnama Rushd,2009.

یہ خط ۲۰ ستمبر ۲۰۰۹ء کو وزارت مذہبی امور کے ڈپٹی ڈائریکٹر سید مشاہد حسین خالد نے تحریر کیا۔ (دیکھئے ضمیمہ نمبر ۲) خط کے عنوان سے مکتوب نگار کی قابلیت اور 'ذہانت' کا بھی خوب پتہ چلتا ہے۔ ذرا انگریزی زبان میں تحریر کردہ "Monthly Mahnama" کی ترکیب پر غور فرمائیے، پھر "Monthly Magazine" کے غیر ضروری الفاظ بھی کم مضحکہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیز نہیں ہیں۔ اس عنوان میں سب سے زیادہ قابل اعتراض الفاظ "Mistakes in the Text" اور "Produced" ہیں۔ خط کا عنوان یہ بتا رہا ہے: ''قرآن مجید کے متن میں وہ غلطیاں جو ماہنامہ 'رشد' میں شائع کی گئیں'' اس عنوان میں "Alleged" یعنی 'مبینہ' کا لفظ تک نہیں لکھا گیا۔ نجانے فاضل وزیر مذہبی نے اپنی وزارت کے اس ذہین افسر کے خط کے عنوان کو بغور دیکھا ہے یا نہیں۔ اتنے حساس موضوع پر لکھے جانیوالے خط کا یہ عنوان بے حد افسوس ناک ہے۔

شوکاز نوٹس

گورنر پنجاب کے سیکرٹریٹ سے جو خط پنجاب کے محکمہ اوقاف کی طرف ارسال کیا گیا، اس کا عنوان بھی دیکھئے:

"Alleged Variation in the Quranic Text"

یعنی 'قرآن مجید کے متن میں مبینہ تحریف' (دیکھئے ضمیمہ نمبر:۴)

خط کا یہ عنوان بھی غلط تاثر دے رہا ہے۔ یہاں بھی اختلاف قراءت کو متن میں تبدیلی سمجھا گیا ہے جو بالکل غلط ہے۔ غالب نے شاید ایسے ہی عنوانات کے بارے میں کہا تھا:

غلطی ہائے مضامین مت پوچھ
لوگ نالے کو رسا باندھتے ہیں

گورنر پنجاب کے دفتر سے خط موصول ہونے کے بعد حکومت پنجاب کے محکمہ اوقاف کی طرف سے حافظ حمزہ مدنی، مدیر ماہنامہ 'رشد' کو شوکاز نوٹس ارسال کیا گیا۔ (دیکھئے ضمیمہ نمبر: ۵) جس کا تفصیلی جواب دے دیا گیا۔ (دیکھئے ضمیمہ نمبر: ۶) محکمہ اوقاف کے ذمہ داران نے شوکاز نوٹس صریحاً غلط فہمی کی بنیاد پر جاری کیا۔ ان کے خیال میں ماہنامہ 'رشد' کے اصحاب نے مصحف شائع کرنے سے پہلے حکومت سے اجازت نہیں لی تھی۔ ظاہر ہے یہ بات درست نہیں۔ ذاکر حسین کے بے ہودہ خط میں جو غلط تاثر دیا گیا تھا، اس کی شافی وضاحت بھی کردی گئی، یہ تمام خطوط اس مضمون کے آخر میں ضمیمہ جات کے طور پر دیئے گئے ہیں۔

مفتی محمد طاہر مکی اپنے نام نہاد فتویٰ میں بغلیں بجاتے ہوئے اپنے قارئین کو خوشخبری دیتے ہیں: ''یہ خوش خبری بھی معلوم ہوئی ہے کہ حکومت پنجاب نے اختلاف قراءات کے حوالہ سے قرآن کریم کے اختلافی مصاحف چھاپنے کا پروگرام رکھنے والوں کے خلاف نوٹس لیا ہے۔'' اس کی حقیقت ہم نے بیان کردی ہے، مزید تبصرے کی گنجائش نہیں ہے۔

اَحناف کی ترجمانی کا دعویٰ

مفتی محمد طاہر نے مولانا اشرف علی تھانوی صاحب کا فتویٰ درج کرکے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ 'حنفی مسلک کی مکمل ترجمانی' یہی ہے۔ یہ دعویٰ گمراہ کن ہے۔ مفتی صاحب نے حضرت تھانوی صاحب کو اپنے مذموم مقاصد کے لیے محض ڈھال بنا کر پیش کیا۔ ہم پہلے ہی واضح کرچکے ہیں کہ مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے فتویٰ مذکورہ میں جن احوال وکوائف وشرائط کا ذکر کیا ہے، وہ مذکورہ صورت حال پر قابل اطلاق ہی نہیں ہیں۔ کیا قاری محمد طاہر مولانا اَشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کے نقطۂ نظر کو قاری اَحمد میاں تھانوی صاحب سے زیادہ سمجھتے ہیں؟ قاری اَحمد میاں تھانوی صاحب حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے نواسے ہیں اور دور حاضر میں فن قراءات میں ان کا شمار اَساتذہ میں ہوتا ہے۔ قاری محمد طاہر صاحب نے کیا ماہنامہ 'رُشد' کا پہلا صفحہ نہیں دیکھا جس میں مجلس مشاورت میں قاری احمد میاں تھانوی صاحب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا نام بھی شامل ہے۔

مفتی محمد طاہر مکی صاحب کو چاہئے تھا کہ وہ اپنے فتویٰ میں یہ بھی بتاتے کہ وہ مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ اور اَحناف کے دیگر بزرگوں کے عقائد، خیالات اور فتاویٰ پر کس قدر عمل کرتے ہیں؟ کیا وہ خود حنفی مسلک کے ترجمان ہیں؟ ظاہر ہے اگر وہ یہ سب کچھ لکھ دیتے تو پراپیگنڈہ کی فیکٹری کیسے قائم کرسکتے تھے۔ جن لوگوں کو معلوم نہیں ہے وہ یہ جان لیں کہ قبلہ علامہ محمد طاہر مکی صاحب، عامر عثمانی صاحب کے شاگرد رشید ہیں جو منکر حدیث ہونے کی وجہ سے مشہور (یا بدنام) ہیں۔ دیوبند مسلک کے بزرگوں نے ان سے بریت کا اعلان کردیا تھا۔ وہ انہیں راندۂ درگاہ اور مردود سمجھتے ہیں۔ مفتی صاحب کے لیے ایک شعر، وہ شاید اِسے عامیانہ قرار دیں مگر یہ ان کے حسب حال ہے: ؎

نہ تم طعنے دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

مفتی طاہر مکی کا اصل مسئلہ

مفتی طاہر مکی صاحب کا سارا مسئلہ ہی یہ ہے کہ وہ فتنہ انکار حدیث میں مبتلا ہیں۔ ماہنامہ 'رشد' میں اختلاف قراءت کی اشاعت کے لیے صحیح احادیث کو جواز بنایا گیا ہے۔ ایک منکر حدیث کو مشتعل کرنے کے لیے اتنا ہی کافی ہوتا ہے کہ کسی مسئلے کے جواز وعدم جواز کے لیے احادیث کو بطور دلیل کے پیش کردیا جائے۔

اختلاف قراءت کے حق میں معروف احادیث درج ذیل ہیں:

① صحیح بخاری، کتاب فضائل قرآن کی ایک حدیث میں سرور عالم ﷺ کا ارشاد ہے۔

«إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ» . [صحیح بخاری:۴۹۹۲]

''تحقیق یہ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے پس پڑھو اس میں سے اس طریقے پر جو تمہارے لیے آسان ہو۔''

اس حدیث میں سات حروف پر قرآن کے نازل ہونے سے کیا مراد ہے؟

② حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرور عالم ﷺ بنو غفار کے تالاب کے پاس تھے۔ آپ کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ کی اُمت قرآن کو ایک حرف پر پڑھے آپ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے معافی اور بخشش مانگتا ہوں میری اُمت یہ طاقت نہیں رکھتی پھر جبریل علیہ السلام دوبارہ حاضر ہوئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دے رہا ہے کہ آپ ﷺ کی اُمت قرآن کو دو حرفوں پر پڑھے۔ آپ نے فرمایا: ''میں اللہ تعالیٰ سے معافی اور بخشش مانگتا ہوں میری اُمت میں اس قدر طاقت نہیں ہے'' پھر وہ تیسری مرتبہ آئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اُمت کو تین حروف پر قرآن پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ آپ نے معافی اور مغفرت طلب کی کہ میری اُمت اس کی طاقت نہیں رکھتی حتی کہ فرمایا:

ثم جاءه الرابعة فقال: «إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِيءَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَىٰ سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَءُوا عَلَيْهِ فَقَدْ أَصَابُوا» . [صحيح مسلم: ١٩٠٦]

پھر وہ چوتھی بار آئے اور عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ کی امت قرآن حکیم کو سات حرفوں پر پڑھے۔ پس وہ جس حرف پر بھی پڑھیں گے ان کی قراءت درست ہوگی۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

③ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”كنت بالمسجد، فدخل رجل يصلي فقرأ قراءة أنكرتها عليه، ودخل آخر فقرأ قراءة سواء قراءة صاحبه، فلما قضينا الصلوة، دخلنا جميعا على رسول الله ﷺ. فقلت: إن هذا قرأ قراءة أنكرتها عليه، ودخل آخر، فقرأ قراءة سوىٰ قراءة صاحبه، فأمرهما رسول الله ﷺ فقرأ فحسن النبي ﷺ شأنهما فسقط في نفسي من التكذيب ولا إذ كنت في الجاهلية، فلما رأى رسول الله ﷺ ما قد غشيني، ضرب في صدري ففضت عرقا، وكأنما أنظر إلى الله فرقا. فقال لي: «يَا أُبَيُّ! إِنَّ رَبِّي عَزَّوَجَلَّ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ، فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلٰى أُمَّتِي فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّانِيَةَ، اِقْرَأْهُ عَلٰى حَرْفَيْنِ، فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلٰى أُمَّتِي، فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّالِثَةَ، اِقْرَأْهُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ.» [صحيح مسلم: ٨٢٠]

”میں مسجد میں تھا کہ ایک شخص داخل ہوکر نماز پڑھنے لگا، اس نے ایک ایسی قراءت پڑھی جو مجھے اجنبی معلوم ہوئی، پھر ایک دوسرا شخص آیا اس نے پہلے شخص کی قراءت کے سوا ایک اور قراءت پڑھی، پس جب ہم نے نماز ختم کرلی تو ہم سب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے، میں نے عرض کیا ”اس شخص نے ایک ایسی قراءت پڑھی ہے جو مجھے اجنبی معلوم ہوئی“ پھر ایک دوسرا شخص آیا اس نے پہلے شخص کی قراءت کے سوا ایک دوسری قراءت پڑھی، اس پر آپؐ نے دونوں کو پڑھنے کا حکم دیا، ان دونوں نے قراءت کی تو حضور ﷺ نے دونوں کی تحسین فرمائی، اس پر میرے دل میں تکذیب کے ایسے وسوسے آنے لگے کہ جاہلیت میں بھی ایسے خیالات نہیں آئے تھے۔ پس جب رسول اللہ ﷺ نے میری حالت دیکھی تو میرے سینے پر ہاتھ مارا جس سے میں پسینہ میں شرابور ہوگیا اور خوف کی حالت میں مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے اللہ کو دیکھ رہا ہوں، پھر آپؐ نے فرمایا کہ اے اُبی میرے پروردگار نے میرے پاس پیغام بھیجا تھا، کہ میں قرآن کو ایک حرف پر پڑھوں، میں نے جواب میں درخواست کی کہ میری اُمت پر آسانی فرمایئے، تو اللہ تعالیٰ نے مجھے دوبارہ پیغام بھیجا کہ میں قرآن دو حرفوں پر پڑھوں، میں نے جواب میں درخواست کی کہ میری اُمت پر آسانی فرمایئے، تو اللہ تعالیٰ نے تیسری بار پیغام بھیجا کہ میں اسے سات حرفوں پر پڑھوں۔“

اس روایت میں حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ دونوں اشخاص کے اختلافِ تلاوت کو بار بار اختلافِ قراءت سے تعبیر فرما رہے ہیں اور اسی کو آنحضرت ﷺ نے سات حروف کے اختلاف سے تعبیر فرمایا ہے۔ اس سے صاف واضح ہے کہ قراءت کے اختلاف اور حروف کے اختلاف کو عہد رسالت میں ایک ہی چیز سمجھا جاتا تھا اور اس کے خلاف کوئی دلیل ایسی نہیں جو دونوں کی جداگانہ حیثیت پر دلالت کرتی ہو۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ دونوں ایک ہی چیز ہیں اور جب قراءات کا محفوظ ہونا تواتر اور اجماع سے ثابت ہے تو اس کا مطلب یہی ہے کہ احرفِ سبعہ آج بھی محفوظ ہیں۔

اگر حدیث وسنت سے محبت کرنے والے کچھ مسلمانوں نے اختلافِ قراءت کو 'محفوظ' کرنے کی نیت سے اس کی اشاعت کا پروگرام بنایا ہے، تو اس میں اعتراض کی گنجائش کہاں ہے اور اس کی مخالفت میں خوامخواہ فتویٰ بازی اور درخواست نویسی کا مشغلہ کیوں اختیار کیا جائے؟ مجھے ذاتی طور پر یہ تسلیم کرنے میں بھی تامل ہے کہ سبعہ اَحرف کی تلاوت تو جائز ہے مگر اس کی اِشاعت جائز نہیں ہے۔ اس دلیل میں داخلی تضاد موجود ہے۔

کیا ماہنامہ 'رشد' نے نئی 'بدعت' ایجاد کی ہے؟

مفتی طاہر مکی نے علمی بددیانتی کا ارتکاب کرتے ہوئے سارے حقائق اور تفصیلات پیش نہیں کیں۔ اُس نے 'رشد'

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اختلاف قراءت پر مبنی مصاحف کی اشاعت کو 'تاریخ اسلام میں نئی بدعت' قرار دیتے ہوئے پراپیگنڈہ کا طومار باندھنے کی کوشش کی ہے۔حقیقت یہ ہے کہ عالم اسلام میں اختلاف قراءت پر مبنی مصاحف کی اشاعت بہت عرصہ سے ہورہی ہے۔ ماہنامہ 'رشد' کی جون ۲۰۰۹ء کی خصوصی اشاعت میں ایسے ۲۱ مصاحف کے پہلے صفحہ کے عکس بھی شائع کردیئے گئے ہیں۔کیا مفتی صاحب کی نگاہ سے یہ صفحات نہیں گذرے؟ کیا اسے تجاہل عارفانہ کہیں یا صریح دروغ گوئی اور بیہودہ پراپیگنڈے کا سفلی مذاق؟ عالم اسلام میں الجزائر، لیبیا، تیونس، لبنان، مراکش، سوڈان، سعودی عرب، شام، پاکستان میں اختلاف قراءت پر مبنی مصاحف اشاعت پذیر ہوچکے ہیں۔ خدا کا شکر ہے اس سے کسی طرح کی گمراہی یا فساد پیدا ہوا، نہ ہی اب تک یہود ونصاریٰ نے اس بناء پر مسلمانوں کو مطعون کیا ہے تو پھر یہ کراچی کے مفتی طاہر مکی کیوں نچلے نہیں بیٹھ سکتے ؟ وہ غلط بیانی کرکے کیوں اپنی عاقبت خراب کررہے ہیں؟

اِختلاف قراءت کی مثالیں

وہ صاحبان جو'اختلاف قراءت' کا حقیقی مفہوم سمجھنے میں دلچسپی رکھتے ہیں، ان کے لیے قرآن مجید کے درج ذیل مقامات اور الفاظ کے متعلق اختلاف قراءت کی مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔ وہ خود دیکھ سکتے ہیں کہ اس سے قرآن مجید کے متن یا مفہوم میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

① ﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ [الفاتحہ:۳]

اس آیت مبارکہ کے لفظ 'ملك' میں دو قراءتیں ہیں: امام عاصم، کسائی، یعقوب اور خلف العاشر 'مٰلِكِ' جبکہ دیگر قراءِ کرام 'مَلِكِ' پڑھتے ہیں۔

② ﴿يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ﴾[البقرۃ:۹]

اس آیتِ مبارکہ کے لفظ 'وما یخدعون' میں دو قراءتیں ہیں: امام نافع، ابن کثیر مکی اور ابوعمرو بصری 'وَمَا يُخٰدِعُوْنَ' جبکہ دیگر قراءکرام 'وَمَا يَخْدَعُوْنَ' پڑھتے ہیں۔

③ ﴿وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ﴾[البقرۃ:۱۰]

اِس آیت مبارکہ کے لفظ 'یکذبون' میں دوقراءتیں ہیں: امام نافع، ابن کثیر مکی، ابوعمرو بصری، ابن عامر شامی، ابوجعفر اور یعقوب 'يُكَذِّبُوْنَ' جبکہ دیگر قراءِکرام 'يَكْذِبُوْنَ' پڑھتے ہیں۔

④ ﴿وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ﴾[البقرۃ:۴۸]

اس آیت مبارکہ کے لفظ 'ولا یقبل منها' میں دوقراءتیں ہیں: امام ابن کثیر، ابوعمرو بصری اور یعقوب 'وَلَا تُقْبَلُ مِنْهَا' جبکہ دیگر قراءِکرام 'لَايُقْبَلُ مِنْهَا' پڑھتے ہیں۔

⑤ ﴿فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ﴾ [البقرۃ:۳۶]

اس آیت مبارکہ کے لفظ 'فأزلهما' میں دوقراءتیں ہیں: امام حمزہ 'فَاَزَالَهُمَا' باقی 'فَاَزَلَّهُمَا' پڑھتے ہیں۔

وزارت مذہبی امور کے ذمہ داران سے بھی گزارش ہے کہ وہ اس موضوع کو علمی انداز میں دیکھیں اور پھر اپنی رائے قائم کریں۔اگر وہ اب تک اختلاف قراءت کو قرآن کے متن میں تحریف یا تبدیلی سمجھتے آئے ہیں تو اب ان کی غلط فہمی دور ہونی چاہیئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُردو اَدب سے اختلاف قراءت کی مثالیں

جن لوگوں نے برصغیر پاک و ہند میں اُردو زبان و ادب کے ارتقاء اور تاریخ کو دیکھ رکھا ہے، انہیں بخوبی معلوم ہے کہ گذشتہ سات سو برسوں میں اُردو زبان میں مروّج بہت سے الفاظ یا تو متروک ہوگئے یا پھر ان کی املا میں تبدیلی آ گئی۔ بعض الفاظ کی صوتی ہیئت میں بھی تبدیلی واقع ہوگئی۔ عربی زبان بھی اس اصول سے کلیتاً مستثنیٰ نہیں ہے۔ عربوں کی قبائلی زندگی سے واقف مؤرخین نے ان کے لسانی میلانات و اظہاری پیرایوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ اگرچہ قرآن مجید قریش کی زبان میں نازل ہوا لیکن حدیث سے یہ ثابت ہے کہ بعض الفاظ مختلف قراءات میں بھی نازل ہوئے۔ اس میں حکمتِ بالغہ شاید یہی تھی کہ قریش کے علاوہ دیگر قبائل بھی قرآن مجید کے الفاظ کے ساتھ لسانی انس محسوس کریں اور انہیں اس کے مطالب سمجھنے میں دشواری نہ ہو۔

ڈاکٹر جمیل جالبی کی 'تاریخ ادب اردو' ایک مستند تاریخی حوالے کی کتاب ہے۔ جالبی صاحب نے دکن میں اُردو کے ارتقاء پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ دکنی شعراء کے کلام کے نمونے دیئے ہیں۔ ان میں بہت سے الفاظ ایسے ہیں جن کی آج بدلی ہوئی صورتیں مروّج ہیں۔ مثلاً 'مجھ' کو ہی دیکھئے۔ دکن کے شعراء کے کلام میں یہ 'مُج' اور 'منجھ' بیان ہوا ہے۔ مثلاً:

شاہ برہان الدین جانم کی مثنوی (صفحہ نمبر ۳۰۱) کا ایک شعر ہے۔

مرشد کوں او پوچھیا بات
دکھلا دیو مُج حق ذات

دکن کے قدیم شاعر شاہ داول کا شعر دیکھئے۔

پوچھیا مرشید کوں یک سوال
گزریا اَج رات منجھ پر حال

اس شعر میں 'پوچھیا' کی جگہ اب 'پوچھا'، 'مرشید' کی جگہ 'مرشد'، 'کوں' کی بجائے 'کو'، 'گذریا' کی بجائے 'گذرا' لکھا جاتا ہے۔

شاہ داول کی مثنوی کا یہ شعر بھی غور طلب ہے۔

اندلا اگر مجذوب ہے، صورت طبع ناخوب ہے
جیسیا اچھو محبوب ہے پیو باج کوئی پیارا نہیں

اس شعر میں 'اچھا' کے لیے 'اچھو' استعمال ہوا ہے۔ یہاں 'پیو' کا مطلب 'باپ' نہیں بلکہ شوہر ہے۔ آج یہ لفظ ہندی اور پنجابی میں بولا جاتا ہے، اس کی املا نہیں بدلی مگر اس کا مطلب بدل گیا ہے۔

اسی دور کے ایک شاعر کا یہ مصرعہ بھی توجہ کا طالب ہے۔

کہتے ہیں مجہ منجم اب تجہ خطر ہے جیؤ کا

یہ 'مجھ' کے لیے تیسری املا 'مجہ' اور 'تجھ' کو 'تجہ' لکھا گیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دکنی شاعر غلام قادر شاہ کی غزل کا ایک شعر۔

نہ جاگے روزِمحشر کے اُوسے پھر کیا جگانا ہے
پیا جن جام وحدت کا نہ راکھے خوف سلولی کا

اس زمانے میں 'اُسے' کو 'اُوسے' اور 'رکھے' کو 'راکھے' لکھتے تھے۔ یہ اختلاف املاء ہی اختلاف قراءت کی صورت ہیں۔ ہمارا موضوع اُردو زبان و ادب نہیں ہے ورنہ اس پر مفصل حوالہ جات پیش کیے جاسکتے تھے۔ جس طریقے سے دکن، دہلی اور لاہور کی اُردو میں شروع شروع میں اختلاف املا تھا، اسی طرح عرب کے قدیم معاشرے کے مختلف قبائل کی زبان میں بعض الفاظ کی املا اور صوت میں معمولی فرق ہوا کرتا تھا، اسی طرح 'اختلاف قراءت' کی رعایت کی گئی۔ اگر آج کچھ لوگ اس سے قرآن مجید کے متن میں تحریف کا مطلب نکالتے ہیں، تو ایسے لوگوں کو اپنی عقل کا علاج کرانا چاہئے نہ کہ ان لوگوں کو تنقید کا نشانہ بنانا چاہئے جو صحیح احادیث کی روشنی میں 'سبعہ احرف' پر تحقیقی کام کررہے ہیں۔

آخری گذارش

مفتی محمد طاہر مکی صاحب اگر واقعی عالم دین ہیں اور اِس مسئلے کے متعلق اُن کی پریشانی کا محرک 'انکار حدیث' کا جذبہ نہیں ہے، تو انہیں چاہئے تھا کہ فتویٰ بازی، خطوط نویسی اور منفی پراپیگنڈہ کی مہم برپا کرنے سے پہلے وہ ماہنامہ 'رشد' کے اکابرین سے رابطہ کرتے اور اپنے ذہنی ابہام کے متعلق وضاحت طلب کرتے۔ اگر وہ مطمئن نہ ہوتے تو پھر اس کا طریقہ یہی تھا کہ علمی دیانت کو برقرار رکھتے ہوئے اپنی معروضات کو بیان کردیتے۔

بات طویل ہوگئی ہے۔ اس مضمون کو تحریر کرنے کا مقصود یہی ہے کہ ماہنامہ 'رشد' میں اختلاف قراءت پر مبنی مصاحف کی اشاعت کے اعلان کو بنیاد بنا کر مفتی محمد طاہر مکی اور بعض دیگر افراد کی طرف سے جو منفی پراپیگنڈہ کیا گیا ہے، اس کے پس پردہ مقاصد کا پردہ چاک کیا جائے اور اس علمی مسئلے کی حقیقت کو اس کی اصل صورت میں بیان کردیا جائے تاکہ کسی کے ذہن میں خوامخواہ کوئی غلط فہمی پیدا نہ ہو۔ ہمیں یہ خوش اعتقادی تو نہیں ہے کہ مفتی محمد طاہر صاحب اپنے منفی پراپیگنڈہ کی مہم سے باز آکر کسی شرمندگی کا اظہار کریں گے لیکن ہمارا خیال ہے کہ انہیں یہ احساس ضرور ہو جائے گا کہ آج کی دنیا میں حقائق کو توڑ موڑ کر پیش کرنے سے رائے عامہ کو گمراہ نہیں کیا جاسکتا۔

وما علینا إلا البلاغ

نوٹ:

ذاکر حسین، وفاقی وزارت مذہبی اُمور، گورنر سیکرٹریٹ، صوبائی وزارتِ اوقاف و مذہبی اُمور اور ادارۂ رُشد کے مابین خط و کتابت اگلے صفحات میں ملاحظہ فرمائیں...

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ نمبر:۱

To,

Allama Hamid Saeed Kazmi
Federal Minister
Ministry of Religious Affairs,
Government of Pakistan
Islamabad.

SEPTEMBER 16, 2009

Subject: Holy Quran.

Excellency

With a heavy heart I would like to bring to your kind notice that, as reported, some kind of change has been brought in the basics of the Holy Quran.

In this context "Mahnama Rushd" can be cited as proof vide their publication for the month of June 2009. This monthly Magazine is published from Lahore under the supervision of Hafiz Abdur Rehman. The office of the Magazine is situated at the following address: -

J-99, Model Town, Lahore.
Phone #: 35866476, 35866396

We have no instance in the sub-continent or elsewhere for the Holy Book being manuscripted or recited by any Qari differently, except indeed which revered for centuries now. Be it a home or a Madrassah, i.e. in short every nook and corner of the world. Muslim read and respect the text revealed upon the Holy Prophet (P.B.U.H).

ذاکر حسین کی طرف سے وفاقی وزارتِ مذہبی امور اور گورنر پنجاب کو بھیجا گیا خط

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ نمبر:۱

want to publish 4 (four) controversial Quranic texts. They have intention to go for 16 (sixteen) such controversial Quranic versions. This will lead to chaos among the common muslims. Marever non muslims specially Christians and gews will admean that Quran has also beeen changed and published in several versions like their own four testaments.

You will kindly agree with me that if publications of the above cited changed version of the Holy Book is allowed in our country, it will definitely create confusion and chaos, and also will tantamount to desecrations of our Holy Quran which at any cost this crazynation will never tolerate.

I hope you will please give this letter the attention it deserves, most solemnly indeed. I would also humbly desire you to take a legal course much before any individual or publishing house go beyond the prescribed tenets of Islam, as also inscribed in our constitution.

Thanking You,

Zakir Hussain
A-132, Block-"S"
North Nazimabad,
Karachi 74700.
Phone#: 021-36631341
Mobile#: 0321-2491913

ذاکر حسین کی طرف سے وفاقی وزارتِ مذہبی امور اور گورنر پنجاب کو بھیجا گیا خط

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ نمبر:۲

Government of Pakistan
Ministry of Religious Affairs
Islamabad

No.F.10(1)/2009/ADQ)

Islamabad the 8th Sept, 2009

To:

Hafiz Abdur Rehman,
Editor Incharge, the Monthly Mahnama Rushd,
J-99, Model Town, Lahore

SUBJECT:- MISTAKES IN THE TEXT OF THE HOLY QURAN PRODUCED IN THE MONTHLY MAGAZINE IN THE MONTHLY MAHNAMA RUSHD, 2009.

Dear Sir,

I am directed to say that a complaint has been received from Mr. Zakir Hussain r/o of A-132, Block "S" North Nazimabad, Karachi (copy enclosed) in which some changes in the text and the basics of the Holy Quran has appeared in your magazine "Mahnama Rushd" of the month of June, 2009.

2. You are, therefore, requested that a copy of the same may be provided to this Ministry for examination and necessary action.

(Syed Mushahid Hussain Khalid)
Assistant Director (Quran)
Ph:051-9205025

Copy for information to:-

Mr. Zakir Hussain r/o of A-132, Block "S" North Nazimabad, Karachi

(Syed Mushahid Hussain Khalid)
Assistant Director (Quran)

وفاقی وزارتِ مذہبی اُمور کی طرف سے ادارۂ رشد کو موصول ہونے والا خط

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ نمبر: ۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Telephone: 852597/63210

INSTITUTE OF HIGHER STUDIES
IN SHARIAH & JUDICIARY

المعہد العالی للشریعۃ والقضاء

الرقم 08-10-09
التاریخ

جناب سید مشاہد حسین خالد اسسٹنٹ ڈائریکٹر (قرآن)

وفاقی وزارت مذہبی امور، اسلام آباد

بحوالہ لیٹر No. F. 10(1) 2009/ADQ Dated: 30-09-2009

جناب عالی!

مورخہ 5 اکتوبر 2009ء آپ کے دفتر میں ملاقات ہوئی جس میں آپ کو ماہنامہ رشد، لاہور کے 'قراءات نمبر' کے دو حصے برائے ملاحظہ دیے گئے اب تحریری گذارشات حسب ذیل ہیں:

یہ کہ ہمارے ادارے کا کام صرف تحقیق ہے جس طرح سرکاری یونیورسٹیاں ریسرچ کا کام M.Phil اور Phd مقالہ جات سے کروا رہی ہیں۔ قرآن مجید کے مذکورہ بالا لہجوں اور علوم کے بارے میں تحریر کردہ مقالات کی ایک فہرست، ماہنامہ رشد لاہور کے 'قراءات نمبر' (حصہ دوم) ص ۴۸۳، ۴۸۴ میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

واضح رہے کہ ریسرچ کا یہ کام ہمارا ادارہ کنگ فہد کمپلیکس، مدینہ منورہ اور انٹرنیشنل ریکارڈنگ کمپنی (حامل المسک، کویت) کے لیے کر رہا ہے۔ ہمارا اپنا کوئی پروگرام پرنٹنگ/ریکارڈنگ کا نہیں ہے۔

درخواست دہندہ جن لہجوں کو متنازعہ قرار دے رہے ہیں وہ اُمت مسلمہ کے درمیان اجماعی ہیں۔ جو دونوں مسالک کے یکصد کے قریب مفتیان کرام کے فتاوی جات ص ۱۲۳ تا ۱۸۹ ماہنامہ رشد (حصہ دوم) میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

انجمن حمایت اسلام لاہور کا شائع کردہ 1935ء والا قرآن کریم جو مرکزی حکومت کی طرف سے معیار مقرر ہے بھی ایسے متفقہ متنوع لہجوں کی جگہ جگہ نشاندہی کرتا ہے جس سے شکایت کنندہ تجاہل عارفانہ سے کام لے رہے ہیں۔

مندرجہ بالا وضاحتوں کے بعد اُمید ہے کہ آپ ہمارے کام کی دینی اور علمی ثقاہت سے آگاہ ہو گئے ہوں گے۔

والسلام

حافظ عبد الرحمن مدنی

حافظ عبدالرحمن مدنی
(ڈائریکٹر جنرل)

99 (J) MODEL TOWN, LAHORE (14)

ادارۂ رُشد کی طرف سے وفاقی وزارتِ مذہبی امور کو بھیجا گیا وضاحتی جواب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ نمبر:۴

SO(C-II)GS/1-1/2008(PSG)

GOVERNOR'S SECRETARIAT
PUNJAB

Dated Lahore, the 02nd October, 2009

ALLEGED VARIATION IN THE QURANIC TEXT

I am directed to enclose herewith a petition addressed to the Governor Punjab by Mr. Zakir Hussain R/O A-132, Block "S", North Nazimabad, Karachi on the subject cited above.

2. I am further directed to request that the matter may kindly be looked into for taking further necessary action in this behalf in accordance with the relevant policy, under intimation to this Secretariat.

(TARIQ SHEHZAD)
DEPUTY SECRETARY (Coordination)

Dy. No:	523
Date	3/10/09
Secy/ C.A.A.	
D.A.	
D.E.	
D.F.	
D.P.	
D.R.A.	
A.S.	
D.S.	
Z.A.	
O.S.D.	
S.O.	

Secretary,
Government of the Punjab,
Auqaf & Religious Affairs Department.

CC:

Mr. Zakir Hussain,
R/O A-132, Block "S",
North Nazimabad, Karachi 74700.

SO (BM)

Put up

Addl: Secretary (Auqaf)
Dy. No. 81
Date 5-10-2009

D.S. (A)
Dy. No. 961
Dated 6-10-09

گورنر سیکرٹریٹ کی طرف سے صوبائی وزارتِ اوقاف و مذہبی اُمور کو لکھا گیا خط

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ نمبر: ۵

No. SO(BM)10-1/A&RAD/2009

GOVERNMENT OF THE PUNJAB
AUQAF AND RELIGIOUS AFFAIRS DEPARTMENT

Tel: 99210878 (0333-4277678)
Fax: 99214465

Dated: Lahore the 16th October 2009.

To

Hafiz Hamza Madni,
Mahooma Rushd,
J-99, Model Town,
Lahore.

Subject: **SHOW CAUSE NOTICE.**

I am directed to state that the Governor's Secretariat Punjab has forwarded a copy of an application of Mr. Zakir Hussain wherein he has pointed out that a team of intellectuals of your institution i.e Jamia Lahore Islamia has prepared 16 controversial prints of Holy Quran and planning to launch the same in the market.

It is, therefore, brought into your notice that :-

i) It is mandatory for any publisher/firm/recording company to get himself/itself registered with this department U/S 3 of the "Publication of Holy Quran (Elimination of Printing & Recording Errors)Act No. LIV of 1973".

ii) Before publication of the print of Holy Quran, every publisher shall get his specimen copy compared with the text of the standard copy of the Holy Quran under sub-section 3 of Section 5 of the Act ibid.

iii) The print of Quran Majeed published in 1935 by the Anjuman Hamayat-e-Islam has been declared a standard copy of Holy Quran by the Federal Government under the Rule.

صوبائی وزارتِ اوقاف ومذہبی اُمور کی طرف سے ادارۂ رشد کو جاری کیا گیا شوکاز نوٹس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ نمبر: ۵

It is also evident from your monthly magazine" Mahnama Rushd" for the Month June 2009 that your institution has prepared 16 prints of Holy Quran. The applicant is of the view that the text of these prints of Holy Quran is controversial.

As per record of this department your firm is not registered with this department, therefore, the aforesaid prints of Holy Quran have been printed unauthorizedly violating the aforesaid provisions of the Act ibid.

You are directed to provide each copy of the aforesaid prints of Holy Quran for examination/proof reading by the registered proof readers of the Government of the Punjab. You are further directed to appear in person before the Additional Secretary of this department during the office hours within seven days positively on receipt of this notice alongwith your written reply of the show-cause notice as to why legal action may not be taken against you under Section 6 of the Act ibid.

(MUHAMMAD AYUB BUTT)
Section Officer (IBM)
16. 10. 2009

NO & DATE EVEN

A copy is forwarded for information to :-

1. Mr. Tariq Shehzad, Deputy Secretary (Coordination), Governor's Secretariat Punjab w.r.t his letter No. SO(C-II)GS/1-1/2008 (PSG) dated 02.10.2009.
2. Mr. Shakir Hussain , A-132, Block-S, North Nazimabad, Karachi.

(MUHAMMAD AYUB BUTT)
Section Officer (IBM)

صوبائی وزارتِ اوقاف و مذہبی اُمور کی طرف سے ادارۂ رشد کو جاری کیا گیا شوکاز نوٹس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ نمبر:٦

ٹیلیفون: ٨٥٣٨٩٧/٥٦٣٦١٠

ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

مجلس التحقیق الاسلامی

نمبر —

تاریخ ......

مرفقات ————

To

Mr. Muhammad Ayub Butt,
Section Officer (IBM),
Govt. of the Punjab,
Auqaf and Religious Affairs
Department

Subject: **SHOW CAUSE NOTICE**

Kindly refer to your Show Cause Notice No. SO (IBM) 10-1 A & RAD - 2009 dated 16th October, 2009 regarding the application of Mr. Zakir Hussain

2. It is pertinent to point out that the application against the undersigned and the team of the intellectual of Jamia Lahore Islamia that they have prepared 16 controversial prints of Holy Quran and plan to launch in the market is absolutely baseless. There are reasons to believe that the applicant namely Zakir Hussain has deliberately indulged in mischief-mongering, vilification campaign and false propaganda against our Institution which is recognized and respected at the national and international level for its contribution for spreading the message of Quran and Sunnah. We have neither prepared nor plan to launch any print of the Holy Quran. Therefore, the charge that we have violated any section of the "Publication of Holy Quran" (Elimination of Printing & Recording Errors) Act No.LIV of 1973, is not based on facts. We don't have any Publishing House.

3. It may be mentioned for the information of all concerned that the religious scholars attached with the Jamia Lahore Islamia are law abiding citizens of this country. They are fully aware that the publication of Holy Quran can not be done in Pakistan without getting registration under the aforesaid Act. This institution is headed by Hafiz Abdul Rehman Madni who is one of the Veteran and respectable religious Scholar and Theologian. The Ulema and Religious scholars of all sects have been full of praise and

99 - J MODEL TOWN, LAHORE - 14

ادارۂ رُشد کی طرف سے صوبائی وزارتِ اوقاف و مذہبی اُمور کو بھیجا گیا شوکاز نوٹس کا جواب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

ٹیلیفون: ٦٢٢١٠/٨٨٢٨٩٧

مجلس التحقیق الاسلامی

الرقم ——————

التاریخ ——————

المرفقات ——————

appreciation for him for his contribution for the maintenance of secreturian harmony and religious solidarity among various sects of Muslims including Shia Muslims.

4. It is pointed out that this fellow Zakir Hussain has totally misunderstood what has been published in the monthly Magazine "RUSHD" of June, 2009. We are sending the relevant article published in this issue for your information and scrutiny. You can better understand how far misleading are the observations of the applicant Zakir Hussain.

5. The undersigned and Hafiz Abdul Rehman Madni, the head of the Institution, visited the Auqaf and Religious affairs department on 26-10-2009 to see the Additional Secretary of this department. He was not available in the office. You are requested to kindly intimate the convenient date when we can call on him again.

6. It is further requested that the copy of the application of Mr. Zakir Hussain may kindly be provided so that we can examine the text of his application. We are serious about pursuing this man and sue him for defamation under the law.

(Dr. HAFIZ HAMZA MADNI)
Mahnama "RUSHD" Lahore

No. & date Even:

A copy is forwarded for information to: -

1. Mr. Tariq Shehzad, Deputy Secretary (Coordination), Governor's Secretariat Punjab w.r.t his letter No.SO(C-II)GS/1-1/2008(PSG) dated 02-10-2009, with the request to arrange meeting of the team of scholars of Jamia Lahore Islamia to explain this issue in person.
2. Mr. Zakir Hussain, A-132, Block-S, North Nazimabad, Karachi, in advance. We reserve the right to sue him in the court of Law.

(Dr. HAFIZ HAMZA MADNI)
Mahnama "RUSHD" Lahore

99 - J MODEL TOWN, LAHORE - 14

ضمیمہ نمبر:٦

ادارۂ رُشد کی طرف سے صوبائی وزارتِ اوقاف ومذہبی اُمور کو بھیجا گیا شوکاز نوٹس کا جواب (ختم شد)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ